حج وعمرہ کے اہم مسائل

(فقہ حنفی کی روشنی میں)

جمع وترتیب

مفتی محمد مکرم محی الدین حسامی قاسمی

استاذ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم حیدرآباد

ومفتی صفا شریعت ہیلپ لائن

کتاب: حج وعمرہ کے اہم مسائل

تالیف: مفتی محمد مکرم محی الدین قاسمی حسامی

تعداد: دو ہزار (2000)

ناشر: الکرم پبلیشرز، مغل پورہ حیدرآباد

سیٹنگ: مولانا محمد غیاث الدین حسامی

ملنے کے پتے

مکانِ مؤلف: 9866743411

04024576851

دارالعلوم حیدرآباد: 9704095041

فہرست مضامین

ابتدائیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ سالِ گزشتہ (۱۴۳۸ھ) اللہ تبارک و تعالیٰ نے بندہ کے برادرِ عزیز جناب ڈاکٹر محمد جلال محی الدین صاحب حفظہ اللہ اور خاندان کے ایک دو عزیزوں کو سعادتِ حج اور زیارتِ حرمین شریفین سے مشرف فرمایا، جس کے پیشِ نظر بندہ نے مسائلِ حج پر مشتمل ایک یادداشت مرتب کی تھی، جو دراصل اس موضوع پر اردو زبان کی کئی ضخیم کتابوں سے ایک عام فہم انتخاب تھا؛ الحمد للہ اس رسالہ کے تعلق سے مثبت تاثرات سامنے آئے۔

والدِ بزرگوار محترم المقام جناب محمد مظہر محی الدین صاحب مدظلہ نے اس کی اشاعت کو مؤلف اور اس کے خاندان

کے جملہ اعزہ و اقارب کے حق میں صدقہ جاریہ خیال فرمایا؛ چنانچہ جنابِ والا ہی کی سرپرستی اور والدہ ماجدہ کی دعاؤں سے یہ رسالہ منظرِ عام پر آرہا ہے۔

استاذِ محترم امین الفقہ حضرت مولانا مفتی محمد جمال الدین صاحب دامت برکاتہم نے بندہ کی دیگر تالیفات کی طرح اس پر بھی اپنی نظرِ عنایت فرمائی اور اپنے کلمات کے ذریعہ اس کو سند واعتبار عطا فرمایا **فجزاهم اللہ احسن الجزاء!**

رسالہ کی کمپوزنگ کے مراحل میں برادرم جناب حافظ عبد المقتدر عمران صاحب انچارج شعبۂ نشر و اشاعت آل انڈیا صفا بیت المال اور مفتی محمد جواد بجلی و مفتی سید سلمان اوٹنوری نے اپنا فراخدلانہ تعاون پیش فرمایا، اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر عطا فرمائے اس موقع سے یہ بات ذہن میں رہے کہ یہ نوٹس بنیادی طور پر ان حضرات وخواتین کے لئے تیار کئے گئے ہیں جو اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے منتخب ہو چکے ہیں اور جن کا جانا طے

ہے؛اس لئے اس میں فرضیتِ حج کے شرائط اوراس سے متعلق مسائل و جزئیات پر کوئی تفصیلی گفتگو نہیں کی گئی ہے؛ نیز سفر کی تیاری و روانگی کی جنرل معلومات کو بھی قیدِ تحریر میں نہیں لایا گیا۔

بارگاہِ خداوندی میں دعاوالتجا ہے کہ تمام حجاجِ کرام کے لئے یہ رسالہ مفید ثابت ہواوران کی مقبول دعاؤں میں تمام مسلمانوں کا حصہ نصیب ہو؛اوراس کی برکت سے ہم تمام کواس مبارک گھر کی حاضری اور دیارِحبیب صلّی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت عطا ہو۔

برحمتک یا ارحم الراحمین و صلی اللہ علی النبی الکریم والحمدللہ ربِ العالمین۔

فقط

محمد مکرم محی الدین عفی عنہ

۲۸ / جمادی الاولی ۳۹ھ

تقریظ

امین الفقہ حضرت مولانا مفتی محمد جمال الدین صاحب دامت برکاتہم
صدر مفتی واستاذِ حدیث دارالعلوم حیدرآباد

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، امّا بعد!

حج : انسان پر زندگی بھر میں استطاعت ہونے کے بعد صرف ایک مرتبہ فرض ہے، اس لئے عموماً اس کے مسائل سے آگاہی اور واقفیت کما حقہ نہیں ہوتی ، اس مقصد کے لئے علمائے اِمت نے عامۃ المسلمین کی رہنمای کے لئے ہر زبان میں عام فہم اور آسان انداز مین کتابیں مرتب کی ہیں ؛ تاکہ ہر عازمِ حج اپنی اپنی استعداد کے مطابق اِن کتب سے استفادہ کر سکے، اور فریضۂ حج کو درست طور پر ادا کر سکے۔

اس سلسلہ کی اردو زبان میں بھی خاص تعداد میں کتابیں ہیں، مگر زیرِ نظر کتاب ''**حج و عمرہ کے اہم مسائل**'' اپنے

انداز کی منفرد کتاب ہے، جس میں حج کے فرائض و واجبات ، احرام کی پابندیاں، منیٰ و مزدلفہ میں قصر و اتمام، جمعِ تقدیم، پھر عمرہ کا بیان اور اس کے ذیل میں زیارتِ مدینہ، اسی طرح حج و عمرہ سے متعلق حدیث میں وارد شدہ دعائیں جیسے عنوانات پر عام فہم اور مختصر؛ لیکن جامع انداز پر گفتگو ہے، جسے ہر قاری سمجھ سکتا ہے، طول وطویل بحثوں سے گریز کرتے ہوئے ضروری امور کا ذکر ہے، جو ہر لحاظ سے بقامت کہتر بقیمت بہتر کا مصداق ہے۔

کتاب کے مؤلّف مولانا مفتی محمد مکرم محی الدین قاسمی زاد علمہ وفضلہ ہیں، آپ ایک علمی خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں، تحقیقی ذوق رکھتے ہیں، اس سے پہلے بھی آپ کی کئی کتابیں مثلاً (۱) فقہ حنفی کے مطابق طہارت ونماز کے مسائل قرآن و حدیث کی روشنی میں (۲) عاملین و محصلینِ زکوۃ ایک تجزیہ (۳) سکونِ خانہ (میاں بیوی کے حقوق و ذمہ داریاں) وغیرہ منظرِ

عام پر آچکی ،اہلِ علم نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا ہے، یہ تحریر بھی ایک وقتی ضرورت کے تحت وجود میں آئی ہے ،مؤلف کے چھوٹے بھائی جو پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر ہیں، وہ جب سفرِ حج پر جانے لگےتو ان کی رہنمائی کے لئے ایک نوٹ تیار کی تھی؛ تا کہ اس کی مدد سے بسہولت فریضۂ حج ادا ہو سکے، پھر اس کی روشنی میں حج وعمرہ سے متعلق احکام ومسائل ترتیب کے ساتھ جمع کر دئے گئے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بھی قبولیتِ عامہ عطا فرمائے، حجاج ومعتمرین کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے، اور مؤلّف کے لئے آخرت میں بہترین ذخیرہ ثابت ہو، آمین، فقط

محمد جمال الدین
۲۰/ ۵/ ۳۹ھ

حج اسلام کا پانچواں رکن

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے،اور ہر اس شخص پر فرض ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اتنی دولت دی ہے کہ جس سے وہ اپنے وطن سے مکۃ المکرمہ تک آنے جانے اور وہاں کے اخراجات پر قادر ہو،اور واپس آنے تک اہل وعیال اور بیوی بچوں کے مصارف بھی بآسانی برداشت کرسکتا ہو،اور راستے کی ساری رکاوٹیں بھی ختم ہو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کے لئے ان لوگوں پر بیت اللہ شریف کا حج لازم اور فرض ہے جو بیت اللہ تک چلنے پر قدرت رکھتے ہوں (آل عمران: ۹۷)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایسے توشہ سفر اور سواری کا مالک ہو جس سے بیت اللہ تک بآسانی پہنچ کر واپس آسکتا ہو تب بھی وہ حج نہیں کرتا تو اسکو

اختیار ہے کہ وہ یہودیت کی موت مرے یا نصرانی ہو کر مرے یعنی تارکِ حج گویا یہودی یا نصرانی ہو جاتا ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں فرمایا کہ جو لوگ اس گھر تک جانے کی استطاعت رکھتے ہیں ان پر اسکا حج فرض ہے (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج اور عمرہ مسلسل کرتے رہو (یعنی جب حج کرو تو ساتھ میں عمرہ بھی کرلیا کرو جیسے حجِ قران اور حجِ تمتع میں ہوتا ہے) اس لئے کہ حج و عمرہ دونوں گناہوں اور محتاجگی اور فقیری کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے، اور حجِ مبرورو مقبول کا ثواب اور بدلہ جنت کا اعلیٰ مقام ہی ہے (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص رضائے الٰہی کے لئے حج کرتا ہے پھر اس میں فحش اور برائی کی بات نہ کرتا ہو اور

کسی قسم کی معصیت اور گناہ میں مبتلا نہ ہو تو وہ حج کے بعد اپنے گھر گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر لوٹتا ہے جیسے اسکی ماں نے آج ہی اسے جنا ہو (بخاری)

آدمی پر جب حج فرض ہو جائے تو اسکی ادائیگی میں جلدی کرے، حقوق اللہ اور حقوق العباد سے معافی تلافی کر کے بغیر کسی تاخیر کے ابراہیمی پکار پر لبیک کہے؛ موت کا کوئی بھروسہ نہیں اور مال و دولت کو بھی کوئی قرار نہیں، خدانخواستہ اگر ایسی حالت میں موت آئی کہ فریضہ حج اس کے ذمہ باقی تھا تو یہ اس کے لئے سوئے خاتمہ ہے، فقہاء کا کہنا ہے کہ اس صورت میں دنیا سے جاتے ہوئے اپنے ترکہ سے حجِ بدل کی وصیت کرنا اس پر واجب ہے، اگر اس نے وصیت نہیں کی تو اس کا الگ گناہ ہوگا، اور ورثاء پر بھی اسکی جانب سے حجِ بدل کرانا ضروری نہ ہوگا، تاہم اگر وہ کرا لیتے ہیں تو یہ ان کا میت پر احسان ہوگا، اور اللہ کی ذات سے امید ہے کہ میت سبکدوش ہوگا۔

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں

(۱) اِفراد: حجِ افراد میں میقات سے صرف حج کا احرام باندھا جاتا ہے اور اسی احرام سے حاجی حج ادا کرتا ہے، ایسے حاجی پر حج کی قربانی لازم نہیں ہوتی؛ اس کی نیت کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّی

اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لیے آسان کیجئے اور قبول فرمایئے۔

(۲) قِران: حجِ قران میں حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا جاتا ہے، اس احرام سے حاجی پہلے عمرہ کرتا ہے؛ مگر نہ سر مونڈاتا ہے نہ احرام کھولتا ہے پھر اس احرام سے مناسکِ حج ادا کرتا ہے، حجِ قران میں شکرانہ کا ایک دم دینا حاجی پر واجب ہوتا ہے؛ اس کی نیت کے الفاظ یہ ہیں: **اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ**

وَالْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهُمَا لِيْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّی

اے اللہ! میں حج اورعمرہ اکٹھے کرنا چاہتا ہوں ان کوسہل فرمادیجیے اور قبول فرمالیجیے۔

(۳) تمتع: حج تمتع میں پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے پھر اس احرام سے حاجی عمرہ کرکے اور حلق کراکے احرام سے باہر آجاتا ہے پھر جب حج کے دن شروع ہوجائیں یعنی 8/ذی الحجہ تو اب صرف حج کا احرام باندھ لیتا ہے؛ لہذا حج تمتع میں پہلے عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے جس کی نیت کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّی

اے اللہ! میں عمرہ کرنا چاہتا ہوں اس کو سہل فرمادیجیے اور قبول فرمالیجیے،

پھر حج کے دن آنے پر حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے جس کی نیت کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّی

اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لیے آسان کیجیے اور قبول فرمایئے، حجِ تمتع میں بھی قربانی واجب ہوتی ہے۔

حج کے پانچ دن

ہندوستانی حجاج عام طور پر تمتع کرتے ہیں، حج تمتع کرنے والا میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھے پھر مکہ معظّمہ پہنچ کر عمرہ ادا کرے اور سر منڈا کر حلال ہوجائے، جب حج کا وقت آجائے تو حج کا احرام باندھ کر مناسکِ حج کا آغاز کرے:

8/ ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد منیٰ جائے اور ظہر عصر مغرب عشاء اور 9/ ذی الحجہ کی فجر منیٰ میں پڑھے۔

9/ ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد عرفات کی طرف چلے اور وہاں میدانِ عرفات میں ظہر کے وقت سے لے کر غروبِ آفتاب تک وقوف کرے، میدانِ عرفات میں امامِ حج

کی اقتدا میں ظہر وعصر کو ملا کر ظہر کے وقت ہی پڑھ لے پھر غروبِ آفتاب کے بعد عرفات سے نکل کر مزدلفہ آئے ، یہاں مغرب وعشاء ملا کر عشاء کے وقت میں پڑھے، رات یہیں گزارے پھر نمازِ فجر اولِ وقت پڑھ کر ذکر ودعا میں مشغول رہے، یہی وقوفِ مزدلفہ کا اصل وقت ہے۔

پھر جب 10/ ذی الحجہ کو سورج نکلنے میں دو رکعت کے بقدر وقت رہ جائے تو مزدلفہ سے منیٰ کی طرف چلے اور 70/ کنکریاں یہاں سے چُن لے، منیٰ میں آکر اس دن صرف اخیر والے جمرہ (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں مارے پھر قربانی دے، اس کے بعد سر منڈائے یا کترواۓ پھر احرام کی چادریں اتار کر صاف ستھرا لباس پہن لے اور مسجدِ حرام آکر طوافِ زیارت کرے اور شروع کے تین پھیروں میں اکڑ اکڑ کر چلے، طواف کے بعد سعی کرے اور سبز لائٹوں کے درمیان تھوڑا تیز رفتاری سے چلے پھر منیٰ لوٹ آئے اور یہیں رہے۔

11/ 12/ ذی الحجہ کو ظہر کا وقت شروع ہونے کے بعد تینوں جمرات (شیطانوں) کی رمی کرے، اب حج مکمل ہوگیا، جب مکہ سے رخصت ہونے لگے تو طوافِ وداع کرلے۔

نوٹ: تمتع کرنے والا اگر بار بار عمرہ کرنا چاہتا ہے تو اس کو عمرہ کا احرام، حدودِ حرم سے باہر جا کر مسجد عائشہ سے باندھنا ہوگا؛ جبکہ وہ 8/ ذی الحجہ کو حج کا احرام، حرم کے اندر اپنے کمرہ ہی سے باندھے گا۔

نوٹ: 70 کنکریاں 13/12/11/10 ذی الحجہ؛ اِن چار دنوں کے لحاظ سے ہے، اگر 13/ ذی الحجہ کی رمی کی ضرورت نہ پڑے تو باقی 21 کنکریاں کہیں زمین پر ڈال دے یا شروع ہی سے صرف 49 کنکریاں اٹھائے۔

حج کے فرائض

حج کے فرائض تین ہیں

(۱)احرام باندھنا

احرام میں داخل ہونے کے لیے دل سے نیت کرنا اورتلبیہ یعنی" لَبَّیۡکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ، لَبَّیۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ، إِنَّ الحَمۡدَ والنِّعۡمَةَ لَکَ والمُلۡکُ، لَا شَرِیۡکَ لَکَ " کہنا ضروری ہے، احرام باندھنے کا سنت طریقہ ہے کہ اول حجامت بناؤ، جسم کی صفائی ستھرائی کرو، اس کے بعد احرام کی نیت سے غسل کرلو یا کم ازکم وضو کرلو اور سلے ہوئے کپڑے نکال دو، ایک لنگی اور ایک چادر اوڑھ لو، بدن پر خوشبو لگاؤ (یہ خوشبو احرام میں داخل ہونے سے پہلے لگائی جارہی ہے؛ اس لیے اس میں دم نہیں؛ بلکہ یہ سنت ہے) اس کے بعد دو رکعت نفل احرام کی نیت سے پڑھو، پہلی رکعت میں "

قُلْ یَاأَیُّهَا الْکَافِرُونَ ‘‘اور دوسری رکعت میں ’’قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ‘‘ پڑھو، احرام کی نماز میں دونوں مونڈھے ڈھکے ہوئے ہونے چاہئے، سیدھے مونڈھے کا کھلا رکھنا صرف طواف میں سنت ہے، باقی جگہوں میں نہیں، احرام کی دو رکعت نفل سے فارغ ہونے کے بعد قبلہ رخ بیٹھ کر احرام کی نیت کرو، تمتع کرنے والے کو ابھی صرف عمرہ کی نیت کرنا ہے، چنانچہ وہ زبان سے یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْ ھَالِیْ وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّی

اے اللہ میں عمرہ کرنا چاہتا ہوں اس کو سہل فرما دے اور قبول فرما لے۔

اس کے بعد بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھے، اس کے بعد درودِ شریف پڑھے، اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے، تلبیہ کے بعد یہ دعا مستحب ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ رِضَاکَ وَ الْجَنَّۃَ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَ النَّارِ

اے اللہ! میں آپ سے آپ کی خوشنودی اور جنت کا طلبگار ہوں اورآپ کے غصہ اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔

نیت کرنے اور تلبیہ پڑھ لینے کے بعد احرام بندھ گیا، اب ان چیزوں سے بچو جن کا کرنا احرام باندھ لینے کے بعد منع ہے پھر تمتع کرنے والا اس احرام سے عمرہ کرکے احرام سے باہر آجائے پھر جب ذی الحجہ کی 7 یا 8 تاریخ آئے تو اسی طرح نہا دھو کر حج کے لیے احرام باندھے اور نمازِ احرام کے بعد یوں نیت کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّی

اے اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لیے آسان کردیجیے اور قبول فرمائیے

پھر تین بار تلبیہ پڑھ کر مناسکِ حج کا آغاز کردے۔

نوٹ (۱) عورت کے احرام باندھنے کا طریقہ بھی یہی ہے، اتنا فرق ہے کہ اس کا اصل احرام اس کے چہرہ میں ہوتا ہے؛ لہذا

احرام کی حالت میں ،عورت کے لیے ضروری ہے کہ اپنے چہرے کو کپڑا لگنے نہ دے۔

نوٹ(۲) غسل کرنے یا کسی ضرورت سے احرام کی چادریں بدلنے سے احرام نہیں کھلتا.

(۲)وقوفِ عرفہ کرنا

وقوفِ عرفات حج کا رکنِ اعظم ہے، اس کے بغیر حج ہی نہیں ہوتا ، وقوفِ عرفات کا وقت 9/ذی الحجہ کے وقتِ ظہر سے 10/ذی الحجہ کی فجر کا وقت شروع ہونے تک رہتا ہے، اس پورے وقت میں سے ایک لمحہ کے لیے بھی میدانِ عرفات میں ٹھہر جائے تو فرض ادا ہوجاتا ؛ لیکن ظہر کے وقت سے لے کر غروبِ آفتاب تک ٹھہرنے کا حکم ہے، اگر کوئی غروبِ آفتاب سے قبل میدانِ عرفات سے باہر نکل جائے تو دم لازم ہوجاتا ہے، اس پر واجب ہے کہ میدانِ عرفات لوٹ آئے، لوٹ آنے کی صورت میں دم بھی ساقط ہوجاتا ہے۔

میدانِ عرفات میں اگر مسجد نمرہ کے امام کی جماعت میں نماز پڑھنے کا موقع مل جائے تب تو ظہر اور عصر کی نماز ملا کر ظہر کے وقت میں پڑھی جائے گی، ورنہ تو ظہر کے وقت میں اذان واقامت کہہ کر ظہر اور عصر کے وقت میں اذان واقامت کہہ کر عصر پڑھنا چاہیے، تاہم اگر خیمہ میں تنہا پڑھے یا اپنی جماعت بنا کر پڑھے اور دونوں نمازوں کو ملا کر ظہر کے وقت میں پڑھ لے تو اس کی بھی اجازت ہے، ایسی صورت میں ایک اذان اور دو اقامت کہی جائے ، ان دونوں نمازوں سے پہلے اور درمیان اور بعد میں کوئی سنت یا نفل نہ پڑھے؛ بلکہ ذکر ودعاء استغفار و درود اور تلاوت وتلبیہ میں مشغول ہوجائے۔ (انوارِ مناسک: ۴۲۷)

نوٹ (۱) 9/ ذی الحجہ کی فجر سے تکبیراتِ تشریق "اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ، لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ" پڑھنا بھی واجب ہوجاتا ہے؛ لہذا حاجی اس کا بھی اہتمام کرے، ہر

فرض نماز کے بعد پہلے تکبیر تشریق کہے پھر تلبیہ پڑھے۔

نوٹ(۲) وقوفِ عرفہ کے لیے غسل کرنا مسنون ہے موقع ہو تو اس کا اہتمام کرلیا جائے۔

(۳) طوافِ زیارت کرنا

اس طواف کا وقت 10/ذی الحجہ کی صبح صادق سے لے کر 12/ذی الحجہ کے غروب سے پہلے تک رہتا ہے، ان تینوں دنوں میں یہ طواف دن رات کسی بھی وقت میں کیا جا سکتا ہے، رمی، ذبح اور حلق سے پہلے بھی اسکو کرنے کی اجازت ہے، عام طور پر حجاج کرام یہ طواف دسویں تاریخ کے دن حلق کرانے کے بعد نہا دھوکر سلے ہوئے صاف ستھرے کپڑوں میں کرتے ہیں، یہی سنت طریقہ بھی ہے۔ (معلم الحجاج:۱۷۹)

طواف کا طریقہ: طواف کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ ہونے کی حالت میں حجر اسود سے دو قدم پہلے طواف کی نیت کرے پھر حجر اسود کے بالکل مقابل میں آجائے (آج کل حجرِ اسود کے

مقابل ہری لائٹ لگی ہوئی ہے، اسے اپنی پشت کی سیدھ میں کر لینے سے حجرِ اسود کے مقابل ہو جاتا ہے) اور اس کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ اس طرح کانوں تک اٹھائے جس طرح نماز کے لیے اٹھاتے ہیں اور ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھے:

"بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ
وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ"

اس کے بعد ہاتھ چھوڑ کر دوبارہ کندھوں سے ذرا اُوپر ہاتھ اٹھائے اور اپنی ہتھیلیوں سے حجرِ اسود کی جانب اشارہ کرے پھر ہاتھوں کا بوسہ لے لے اور طواف شروع کر دے، طواف میں حطیم کے حصہ کو بھی شامل رکھے، جب ایک پھیرا مکمل ہو جائے تو اشارہ سے حجرِ اسود کا بوسہ دے، کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائے، کانوں تک ہاتھ صرف پہلی بار اٹھائے جاتے ہیں، اسی طرح سات چکر پورا کرے، ساتواں چکر پورا کرنے کے بعد پھر اشارہ سے حجر اسود کا بوسہ دے، اس طریقہ سے چکر تو سات

ہوں گے ،مگر بوسے آٹھ ہوں گے، بس اب ایک طواف پورا ہوگیا، طواف کے بعد دو رکعت واجب الطواف پڑھے، مسجد حرام کے کسی بھی حصہ میں ؛ بلکہ اپنے کمرہ میں اور بلکہ اپنے وطن واپس آنے کے بعد بھی پڑھ سکتا ہے ؛ لیکن بہتر یہ ہے کہ مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے اور ہر طواف کے فوری بعد پڑھ لے، کئی طوافوں کو ملا کر کرنا اور پھر بیک وقت تمام طوافوں کی نمازوں کو ادا کرنا اچھا نہیں ہے، مقام ابراہیم کے قریب میں بہت بھیڑ ہوتی ہے اور نماز میں دھکم پیل ہوتی ہے ؛ اس لیے مقامِ ابراہیم سے کچھ ہٹ کر پڑھ لے پھر آبِ زم زم خوب پیئے اور خوب دعا کرے پھر اگر طواف کے بعد سعی بھی کرنا ہے تو نویں بار حجر اسود کا بوسہ لے کر باب الصفا سے نکل کر صفا پہاڑی پر چلا جائے اور سعی کر لے۔

نوٹ : (۱) اگر احرام کے کپڑوں میں طواف کر رہا ہو تو صرف شروع کے تین پھیروں میں ذرا اکڑ اکڑ کر چلے اور پورے

سات پھیروں میں سیدھے مونڈھے کو کھلا رکھے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ احرام کی اوپر والی چادر کو سیدھے مونڈھے کے بغل سے نکال کر بائیں مونڈھے کے اوپر ڈال لے، سیدھا مونڈھا کھلا رہنا صرف طواف میں ہوتا ہے، طواف کے بعد اپنے دونوں مونڈھے کو چھپا لینا چاہیے۔

نوٹ: (۲) طواف کے دوران کعبۃ اللہ کی طرف سینہ اور پیٹھ نہ کرے، دورانِ طواف کعبۃ اللہ کو بھی نہ دیکھے؛ بلکہ نظریں جھکا کر سامنے کی طرف چلتا رہے اور تلبیہ بھی نہ پڑھے، طواف کے دوران قرآن شریف پڑھنے کے مقابلے میں دعائیں اور ذکر و اذکار میں مشغول رہنا زیادہ بہتر ہے

"رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ"

اور دیگر مسنون دعائیں پڑھتا رہے۔

نوٹ: (۳) احرام کی حالت میں ہو تو کعبۃ اللہ کے دیوار

اور غلاف کو ہاتھ نہ لگائے کیوں کہ اس میں خوشبو لگی ہوتی ہے جو احرام کی حالت میں ممنوع ہے۔

نوٹ :(۴) دورانِ طواف وضو ٹوٹ جائے یا جماعت کھڑی ہو جائے تو طواف چھوڑ دے پھر وضو کر کے اور نماز سے فارغ ہو کر جہاں سے چھوڑا تھا وہاں سے طواف مکمل کر لے، مثال کے طور پر چار چکر کیا تھا تو باقی تین چکر نیا وضو کر کے اور نماز پڑھ کر مکمل کر لے اور اگر درمیانِ چکر یہ صورت پیش آئی تو اس چکر کو حجر اسود سے دہرا لے۔ (انوارِ مناسک:۳۸۰)

نوٹ:(۵) کسی نے مکمل طوافِ زیارت یا اس کے چار چکر بے وضو کیا یا طوافِ زیارت کے تین یا اس سے کم چکر چھوڑ دیا تو دم دے؛ اور اگر صرف تین پھیرے بے وضو کیا تو ہر پھیرے کے بدلے پونے دو کلو گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ دے لیکن اگر ایام نحر میں اس کو دہرا لے یا چھوٹے ہوئے چکر مکمل کر لے تو دم وصدقہ ساقط ہو جائے گا۔

نوٹ :(٦)اگر کوئی آدمی صرف طواف کی نیت سے 7/ پھیرے کرلے اور مسنون طریقہ کا لحاظ نہ رکھے تب بھی اس کا طواف ہوجائے گا؛مگر ایسا کرنا اچھا نہیں۔

نوٹ :(٧)طواف میں عورتوں کے لیے نہ ہی شروع کے تین چکروں میں اکڑ کر چلنا ہے اور نہ ہی مونڈھا کھلا رکھنا۔

نوٹ :(٨)اگر طواف یا سعی کے چکروں میں شک ہوجائے تو کم مقدار پر عمل کرے ، مثلاً شک ہوا کہ تین چکر کیا ہے یا چار چکر تو وہ تین چکر شمار کرکے مزید چار چکر کرلے؛لیکن یہ اس وقت ہے جبکہ طواف کے دوران شک واقع ہوا اور اگر طواف یا سعی سے فارغ ہونے کے بعد شک واقع ہوجائے تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں۔

نوٹ :(٩)اگر عصر کے بعد طواف کیا ہے تو بعض اکابر علمائے احناف کے نزدیک نمازِ واجب الطواف نمازِ عصر کے بعد بھی پڑھی جاسکتی ہے؛لیکن بہتر یہ ہے کہ مغرب کے فرض پڑھنے

کے بعد اس کو ادا کیا جائے۔(انوارِ مناسک:۳۸۸)

نوٹ:(۱۰) ناپاک کپڑوں میں طواف کرنے سے کوئی دَم لازم نہیں ہوتا؛ مگر ایسا کرنا مکروہ اور خلافِ ادب ہے۔

حج کے واجبات

حج کے اصلی واجبات چھ ہیں

(۱)صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا

سعی کا طریقہ یہ ہے کہ طواف سے فارغ ہونے کے بعد دوگانہ طواف پڑھ کر حجر اسود کا اشارہ سے بوسہ دے پھر صفا کو آجائے اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے حمد وثناء کرے "اللہ اکبر اور لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" تین تین دفعہ پڑھے پھر درودِ شریف پڑھے اور اپنے لیے اور دوسروں کے لیے دعائیں مانگے پھر ذکر کرتا ہوا اور دعائیں مانگتا ہوا مروہ کی طرف چلے، خاص طور پر اس دعا کا ورد کرے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَنْ مَا تَعْلَمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمْ

چلتے چلتے جب سبز لائٹ والا حصہ آجائے تو اس حصہ

میں ہلکے انداز سے دوڑے پھر عام رفتار سے چلتے ہوئے مروہ پر آجائے اور مروہ پر بھی بیت اللہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہوجائے اور خوب ذکر و دعا کرے، یہ ایک چکر مکمل ہوگیا پھر مروہ سے صفا کی طرف جائے تو دوسرا چکر مکمل ہوجائے گا، اس طریقہ سے سعی کا پہلا چکر صفا سے شروع ہوتا ہے اور ساتواں چکر مروہ پر جاکر ختم ہوجاتا ہے۔

نوٹ: (۱) سبز نشان والے حصہ میں ہلکے انداز سے دوڑنے کا حکم صرف مردوں کے لیے مسنون ہے عورتیں ایسا نہ کریں۔

نوٹ: (۲) تمتع کرنے والا اور نفل عمرے کرنے والا سعی میں تلبیہ نہ پڑھے۔

نوٹ: (۳) سعی میں پاک اور باوضو ہونا ضروری نہیں صرف مستحب ہے۔

نوٹ: (۴) سعی کے دوران اگر نماز کھڑی ہوجائے تو جماعت میں شامل ہوجائے بعد میں باقی پھیرے مکمل کرلے۔

نوٹ: (۵) حج تمتع کی سعی طواف زیارت کے بعد کی جاتی ہے؛ لیکن اگر کوئی شخص حج کی سعی، حج سے پہلے کرنا چاہتا ہے تاکہ ہجوم اور محنت ومشقت سے بچ سکے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ 7 یا 8/ ذی الحجہ کو جب حج کا احرام باندھے تو سیدھے مسجد حرام چلا جائے، وہاں ایک نفل طواف کرکے اس کے بعد حج کی سعی کی نیت سے سعی کرلے پھر منی کے لیے حسبِ پروگرام چلا جائے، اب اس کو طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنے کی ضرورت نہیں صرف طوافِ زیارت کرنا کافی ہوگا۔

(۲) مزدلفہ میں وقوف کرنا

10/ ذی الحجہ کو فجر کا وقت شروع ہونے سے لے کر سورج نکلنے کے درمیان، حدودِ مزدلفہ میں کچھ دیر کے لیے ٹھہرنا واجب ہے اور سنت یہ ہے کہ مزدلفہ میں رات گزارے اور نمازِ فجر اول وقت پڑھ کر طلوع آفتاب سے کچھ پہلے تک ذکر ودعا اور تلبیہ میں مشغول رہے۔

نوٹ:(۱) حاجی کے لیے مزدلفہ پہنچ کر سب سے پہلا عمل یہ ہے کہ وہ عشاء کا وقت شروع ہونے کے بعد مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ملا کر پڑھے، دونوں نمازوں کے درمیان سنت یا نفل کچھ بھی نہ پڑھے؛ بلکہ پہلے مغرب کے فرض پھر عشاء کے فرض پڑھے پھر مغرب کی پھر عشاء کی سنتیں پڑھے پھر وتر کی نماز پڑھے۔

نوٹ:(۲) حاجی چاہے تنہا نماز پڑھے یا جماعت سے بہر صورت مزدلفہ میں مغرب وعشاء ملا کر ایک ساتھ پڑھے۔

نوٹ:(۳) سخت ہجوم اور غیر معمولی بھیڑ کی وجہ سے مزدلفہ کا وقوف نہ کر سکا تو وہ معذور ہے اس پر دم لازم نہیں، ایسی صورت میں جہاں وہ پھنس گیا وہیں پر رات کے اخیر وقت مغرب وعشاء پڑھ لے۔(انوارِ مناسک: ۴۴۳)

نوٹ:(۴) مزدلفہ سے منیٰ جاتے ہوئے راستہ سے سات کنکریاں، کھجور کی گٹھلی یا چنے کے دانے کے برابر لے لے تا

کہ صبح بڑے شیطان کی رمی کر سکے۔

باقی 11/ 12اور احتیاطاً13/تاریخ کی رمی کے لیے 63/چن لے، یہ کنکریاں چاہے تو اسی وقت مزدلفہ یا منی کے آس پاس سے لے لے یا چاہے تو بعد میں کسی وقت لے لے؛ البتہ جمرات کے چاروں طرف جو مستعمل کنکریوں کا ڈھیر پڑا ہوا ہوتا ہے، وہاں سے کنکریاں نہ اٹھائے کیوں کہ یہ مکروہ عمل ہے۔

(۳) رمی کرنا (کنکریاں مارنا)

10/ذی الحجہ کو پہلے اور دوسرے جمرہ کی رمی کرنا نہیں ہے صرف اخیر جمرہ (بڑے شیطان) کی رمی واجب ہے، اس دن کی رمی کا وقت صبحِ صادق سے لے کر ۱۱/ذی الحجہ کی صبح صادق تک رہتا ہے، اس پورے وقت میں کبھی بھی رمی کی جاسکتی ہے؛ البتہ سورج نکلنے کے بعد سے لے کر زوالِ آفتاب سے پہلے پہلے رمی کر لینا اچھا ہے۔

11/ذی الحجہ کو پہلے جمرہ کی پھر دوسرے جمرہ کی پھر اخیر جمرہ کی رمی کرنا واجب ہے، ہر جمرہ پر سات سات کنکریاں مارے، اس دن کی رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور 12/ذی الحجہ کی صبح صادق ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔

12/ذی الحجہ کو بھی اسی طریقہ پر تینوں جمرات کی رمی کی جاتی ہے اور اس کا وقت بھی زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور 13/ذی الحجہ کی صبح صادق تک رہتا ہے۔

13/ذی الحجہ کی رمی اختیاری ہے، حجاجِ کرام عام طور پر اس دن کی رمی نہیں کرتے، اس لیے اگر رمی کرنے کا ارادہ نہ ہو تو 12/ذی الحجہ کے غروب سے پہلے حدودِ منیٰ سے باہر نکل جائے اگر غروب ہوگیا تو اب بھی صبحِ صادق ہونے سے پہلے پہلے نکلنے کی گنجائش ہے؛ مگر مکروہ ہے اور اگر صبح صادق تک وہیں حدودِ منیٰ میں رکا رہا تو اب 13/تاریخ کی رمی کرنا بھی واجب ہوجائے گا ورنہ دم لازم ہوجائے گا، 13/تاریخ کی رمی

صبحِ صادق ہونے کے بعد بھی کی جاسکتی ہے؛ لیکن زوال کے بعد کرنے میں احتیاط ہے،اس دن کی رمی کا وقت غروبِ آفتاب تک رہتا ہے۔

نوٹ: (۱) رمی کرنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کنکری کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کر مارے اور ہر کنکری مارنے کے وقت یہ دعا بھی پڑھ لے:

"بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِلشَّیْطٰنِ وَرِضیً لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَسَعْیًا مَشْکُوْرًا"

نوٹ: (۲) 10/ ذی الحجہ کو اخیر والے جمرہ پر پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ ختم کردے اور اس کے بعد تلبیہ نہ پڑھے۔

نوٹ: (۳) اخیر والے جمرہ کی رمی کے بعد دعا کرنا ثابت نہیں ،اس لیے وہاں رک کر دعا نہ کرے؛ البتہ 11، 12/ ذی الحجہ کو صرف پہلے اور بیچ والے جمرہ کی رمی کر کے وہاں دعا کرے۔

نوٹ:(۴) کسی نے کنکری پھینکی ؛لیکن وہ کنکری جمرہ تک نہیں پہنچ سکی تو اس دفعہ کی کنکری کو دوبارہ پھینکے ، اس طرح اگر کنکریوں کی تعداد میں قوی شک پیدا ہو گیا کہ کتنی ماریں؟ تو کم مقدار پر عمل کرے۔

نوٹ:(۵) رمی کے ایام میں منی میں رات گزارنا مسنون ہے اگر کوئی منی کے بجائے مکہ میں یا کسی اور جگہ بغیر کسی عذر کے رات گزارتا ہے تو یہ مکروہ ہے؛ مگر اس کی وجہ سے دم لازم نہیں ہوگا۔

نوٹ:(٦) کوئی انسان سخت معذور یا سخت بیمار ہو گیا کھڑے ہو کر نماز بھی نہیں پڑھ سکتا اور جمرات تک پیدل یا سوار ہو کر پہنچنا بھی اس کے لیے مشکل ہے تو وہ اپنی طرف سے رمی کرنے کے لیے کسی کو وکیل بنا سکتا ہے، ایسی صورت میں وکیل پہلے اپنی تینوں جمرات کی رمی کرے پھر اس کے بعد اس معذور کی جانب سے رمی کرے،لیکن اگر اپنی اور معذور دونوں کی رمی ہر جمرے میں ساتھ ساتھ کر دی تو بھی

جائز ہے مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(۴) قربانی کرنا

تمتع وقران کرنے والے کے لیے حج کی قربانی دینا واجب ہے، یہ قربانی 10/ذی الحجہ سے 12/ذی الحجہ کے غروب سے پہلے حدودِ حرم میں کرنا ہوگا۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ قربانی، رمی کے بعد اور حلق سے پہلے ہونا ضروری ہے؛ لیکن امام ابو یوسفؒ ومحمدؒ اور امام مالکؒ وشافعیؒ واحمدؒ کے نزدیک یہ ترتیب واجب نہیں۔

آج کل سعودی حکومت کی جانب سے قربانی کے ٹوکن بینکوں کے ذریعہ فروخت کیے جاتے ہیں اور لاکھوں حجاج ٹوکن خرید کر ان کو اپنی قربانی کا وکیل بناتے ہیں، جس کی بناء پر رمی، قربانی اور حلق کے درمیان ترتیب کا قائم رکھنا سخت مشکل اور ناممکن ہوجاتا ہے، اس صورتحال کی وجہ سے فتوی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ نہ تو خود قربان گاہ جاسکتا ہے اور نہ ہی اس

کے پاس قربانی کرانے کا کوئی ذریعہ ہے تو وہ بینک کا ٹوکن خرید سکتا ہے، اس مجبوری کی وجہ سے اس کے لیے دیگر ائمہ کی رائے اپنانے کی اجازت ہوگی اور اس پر کوئی گناہ لازم نہ ہوگا۔

(۵) حلق یا قصر کرنا

10/ ذی الحجہ کو حاجی جب رمی اور قربانی سے فارغ ہو جائے تو حلق یا قصر کرا کر احرام کھول سکتا ہے، حلق یا قصر بھی حدود حرم میں کرانا ضروری ہے، منیٰ کا میدان بھی حدودِ حرم میں داخل ہے، اس لیے وہیں حلق یا قصر کرالے۔

حجاج کرام کے لیے قصر کے مقابلے میں حلق (مکمل سر منڈانا) افضل ہے۔

قصر کرنے کی صورت میں ضروری ہے کہ ایک پورے یعنی ایک انچ کے برابر بال، مکمل سر یا چوتھائی سر سے کاٹے؛ لہذا اگر کسی کے سر پر اتنے چھوٹے چھوٹے بال ہیں کہ ایک پورے کی مقدار پوری نہیں ہوتی تو اس کے لیے

حلق کرانا ہی ضروری ہے۔

نوٹ:(۱) سر پر اگر موجود نہ بھی ہوں تب بھی استرا پھیرنا واجب ہے۔

نوٹ:(۲) عورتوں کے لیے قصر ہی کا حکم ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ عورتیں اپنی چوٹی کے تمام بال نیچے سے ملا کر پکڑ لیں پھر ایک پوروے کے بقدر کاٹ لیں۔

نوٹ:(۳) اگر حاجی سابقہ سب ارکان ادا کر چکا ہو اور احرام سے حلال ہونے کا وقت آ چکا ہو تو اپنا سر خود بھی مونڈھ سکتا ہے اور اپنا حلق کرنے سے پہلے دوسرے شخص کا حلق یا قصر بھی کرسکتا ہے، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔(معلم الحجاج :۱۷۴)

(۶) طوافِ وداع (الوداعی طواف) کرنا

جب مکہ معظّمہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو اس وقت طوافِ وداع کرلے اگر طوافِ وداع کے بعد مکہ معظّمہ میں کئی

روز مقیم رہا تو واپسی کے وقت دوبارہ طواف کرنا ضروری نہیں ؛ لیکن اگر کر لے تو مزید فضیلت کا مستحق ہوگا۔

کوئی شخص طوافِ وداع کی نیت سے کوئی طوافِ نہ کر سکا کہ واپسی کا وقت آ گیا تو یہ دیکھا جائے گا کہ آیا اس نے طوافِ زیارت کے بعد کوئی نفلی طواف کیا ہے یا نہیں؟ اگر کر لیا تھا تو وہی طواف، طوافِ وداع کی جانب سے کافی ہو جائے گا اور اگر نہیں کیا تھا تو اب ضرور کرے، ترک کر دے گا تو دم دینا ہوگا۔

نوٹ: (۱) طوافِ وداع سلے ہوئے کپڑوں ہی میں کیا جاتا ہے اور اس کے بعد سعی بھی نہیں ہوتی۔

نوٹ: (۲) کسی نے الوادعی طواف یا نفل طواف بے وضو کیا تو ہر پھیرے کے بدلہ پونے دو کیلو گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ دینا ہوگا؛ لیکن اگر دہرا لے تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

احرام کی بعض پابندیاں

خوشبو استعمال کرنا

مرد وعورت دونوں کے لیے احرام کی حالت میں خوشبو کا استعمال ناجائز ہے؛لہذا احجاج کرام احرام کی حالت میں :

(۱) عطر استعمال نہ کریں، البتہ احرام باندھنے سے پہلے عطر لگایا اور احرام کے بعد اسکی خوشبو باقی ہے تو کچھ حرج نہیں

(۲) خوشبودار تیل (زیتون، تل، ناریل، سرسوں کا تیل) نہ لگائیں، اگر ضرورت محسوس ہو تو احرام کی حالت میں بغیر خوشبو والا سادہ تیل لگا سکتے ہیں ۔(فتاویٰ دار العلوم زکریا ۳/ ۱۴۴۔انوارِ مناسک: ۲۳۲)

(۳) خوشبو دار صابن استعمال نہ کریں، اگر غسل کی ضرورت ہو تو بغیر صابن لگائے غسل کرلے

(۴) خوشبودار ٹوتھ پیسٹ استعمال نہ کریں

(۵) مہندی اور خوشبودار سرمہ نہ لگائیں

(٦) شیمپو استعمال نہ کریں

(۷) خوشبودار ٹشو پیپر استعمال نہ کریں

(۸) حجرِ اسود اور غلافِ کعبہ کو ہاتھ نہ لگائے کیوں کہ ان پر خوشبو ملی ہوتی ہے۔

نوٹ (۱) خوشبودار مسالہ جات کو اگر کھانے میں ڈال کر پکا دیا گیا ہو تو اس کے کھانے سے کوئی دم لازم نہ ہوگا چاہے خوشبو مہک رہی ہو

نوٹ (۲) کول ڈرنکس اور میوہ جات میں ممنوع خوشبو نہیں ہوتی لہذا ان کو حالتِ احرام میں استعمال کیا جا سکتا ہے

نوٹ (۳) پان میں لونگ الائچی کھانا مکروہ ہے؛ لیکن کھانے سے دم لازم نہیں ہوتا۔ (معلم الحجاج: ۲۳۱)

نوٹ (۴) حالت احرام میں ایک کامل بڑے عضو (سر، چہرہ، داڑھی، ہتھیلی وغیرہ) پر خوشبو لگائی تو ایک دم

واجب ہوگا، چاہے لگا کر فوراً دھو ڈالے، اور اگر بڑے عضو کے کچھ یا اکثر حصہ پر یا چھوٹے عضو (ناک، کان، آنکھ ،انگلی) پر تھوڑی سی خوشبو لگائی تو صدقۃ الفطر کے بقدر غلہ خیرات کرنا واجب ہوگا، اور اگر بدن کے متفرق اعضاء پر خوشبو لگائی تو سب کو جمع کر کے دیکھا جائے گا، اگر سب خوشبو مل کر ایک بڑے عضو کی مقدار کے برابر ہو جاتی ہے تو اس پر دم (بکرا یا دنبہ) واجب ہوگا، ورنہ صدقہ واجب ہوگا۔ (معلم الحجاج: ۲۲۸)

نوٹ (۵) اگر محرم نے کپڑوں میں خوشبو لگائی یا خوشبو لگا یا ہوا کپڑا اوڑھا اور خوشبو مقدار میں زیادہ تھی یا مقدار میں تو کم تھی لیکن ایک بالشت مربع سے زیادہ لگی ہوئی تھی اور وہ کپڑا ایک دن یا ایک رات استعمال کرتا رہا تو دم واجب ہوگا اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم پہنا تو صدقہ واجب ہوگا۔ (کتاب المسائل: ۳/ ۱۶۵)

بال یا ناخن کاٹنا

احرام کی حالت میں وضو وغسل احتیاط سے کریں، جسم کو زیادہ نہ رگڑیں سر اور داڑھی کو زیادہ نہ ملیں ؛ کیونکہ بال جھڑ سکتے ہیں اور جرمانہ لازم ہوسکتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

(۱) وضو یا غسل کرتے ہوئے اگر ایک یا دو بال خود بخود ٹوٹ جائیں تو کچھ واجب نہیں اور اگر کھجانے سے گریں یا خود توڑے تو ایک مٹھی گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

(۲) دورانِ وضو یا غسل اگر خود بخود تین بال گریں تو ایک مٹھی گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

(۳) تین بال سے زیادہ اور چوتھائی داڑھی سے کم کم بال کٹوائے یا خود اکھاڑے تو پونے دو کیلو گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

(۴) اگر چوتھائی سر یا داڑھی کے یا پورے سر یا پوری داڑھی کے بال منڈوائے یا کاٹ لے تو دم واجب ہوگا (حج کے ضروری مسائل: ۳۲، کتاب المسائل ۳/ ۱۸۳)

(۵) جس شخص کے بدن سے بال بلاوجہ جھڑنے کا مرض ہوتو حالتِ احرام میں اس کے بال جھڑنے سے کوئی جرمانہ لازم نہیں ہے۔

احرام کی حالت میں ناخن کاٹنا بھی منع ہے؛ لہذا اگر کوئی پانچ ناخن سے کم کاٹے تو ہر ناخن کے بدلے پونے دو کیلو گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کرے؛ لیکن اگر کسی حاجی کا ناخن خود بخود کٹ جائے یا ٹوٹ جائے یا اس طرح لٹک جائے کہ دوبارہ بڑھوتری کی امید نہیں تو اس کو توڑ دینے سے کوئی چیز بھی واجب نہ ہوگی۔

نوٹ: حالتِ احرام میں موئے زیرِ ناف یا کسی ایک بغل یا گردن کے مکمل بال مونڈ دیئے تو دم واجب ہوگا اور اس سے کم میں صدقہ واجب ہوگا (معلم الحجاج ۲۳۸) سینہ یا پنڈلی یا مونچھ کے بال منڈانے سے دم لازم نہیں ہوتا بلکہ صرف صدقۃ الفطر کے بقدر غلہ یا اسکی قیمت خیرات کرنا واجب ہوتا ہے۔ (کتاب المسائل: ۳ / ۱۸۴)

سلا ہوا کپڑا پہننا

مرد حضرات کے لیے حالتِ احرام میں سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے، اگر کسی نے 12 رگھنٹے یا اس سے زیادہ وقت سلا ہوا کپڑا پہنے رہا یا سوتے جاگتے اتنی دیر سر پر چادر، ٹوپی، عمامہ اوڑھے رکھا تو اس پر دم لازم ہو جائے گا۔

احرام کی حالت میں جوتے، موزے، دستانے، پاتابے، چہرہ کا ماسک یہ سب استعمال کرنا ممنوع ہے، حاجی اپنے پیروں میں پہننے کے لیے دو پٹی کی ہوائی چپل استعمال کرے؛ تاکہ اس کے ٹخنے اور تلوے کی پشت والی ابھری ہوئی ہڈی کھلی رہے، احرام کی چادریں بھی سلی ہوئی نہ ہوں؛ لیکن اگر کسی نے بے پردگی سے حفاظت کی غرض سے سیون مارلیا ہو تو یہ جائز ہے اس سے کوئی دم لازم نہ ہوگا، مرد کیلئے احرام کی حالت میں جانگیہ اور انڈر ویئر پہننا جائز نہیں، نیز سر اور چہرہ پر پٹی باندھنا بھی درست نہیں، البتہ چپکانے والا پیمپر اور لنگوٹ

استعمال کرنا بلا عذر کے مکروہ ہے اور عذر کی وجہ سے مکروہ بھی نہیں (حج کے ضروری مسائل: ۲۳) احرام کی حالت میں خواتین وحضرات کو کپڑا یا تولیہ یا رومال سے پسینہ یا ناک، منہ صاف کرنا مکروہ ہے، مگر دم یا صدقہ لازم نہ ہوگا، لہٰذا ہاتھ سے صاف کریں۔

جوں کا مارنا

حالتِ احرام میں جوں اور ٹڈی مارنا ممنوع ہے۔

تین یا تین سے کم مارے تو اپنی مرضی سے جو چاہے صدقہ کردے۔

تین سے زیادہ مارا اور زیادہ کی کوئی حد نہیں تو صرف پونے دو کیلو گیہوں یا اس کی قیمت دینا کافی ہوجائے گا۔

قاعدہ یہ ہے کہ جو کیڑے بدن سے پیدا ہوں ان کو مارنا ممنوع ہے اور جو بدن سے پیدا نہ ہوں اور موذی ہوں تو ان کو مارنا جائز ہے؛ لہذا کھٹمل، مچھر، مکھی اور چیونٹی کو مارنے سے کوئی جرمانہ لازم نہ ہوگا۔ (انوارِ مناسک: ۲۰۶)

عمرہ کا بیان

عمرہ کی شرعی حیثیت وفضیلت : صاحبِ استطاعت آدمی کے لئے زندگی میں ایک مرتبہ عمرہ کرنا سنتِ مؤکدہ ہے اور اس سے زیادہ کرنا مستحب ہے؛ عمرہ کی برکت سے گناہ معاف ہوتے ہیں، فقر وفاقہ دور ہوتا ہے اور رمضان المبارک کا عمرہ تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے؛ حضور اکرم ﷺ کا ارشادگرامی ہے: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو دونوں عمروں کے درمیان سرزد ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے (بخاری ومسلم)

عمرہ کرنے والوں کی اقسام : (۱) اہلِ حرم یعنی حدودِ حرم کے اندر رہنے والے، خواہ وہاں کے اصل باشندے ہوں یا باہر سے آکر مقیم ہوں (۲) اہلِ حل یعنی حرم سے باہر اور میقات کے اندر رہنے والے جیسے جدہ شہر میں رہنے والے، خواہ وہاں کے

اصلی باشندے ہوں یا باہر سے آکر مقیم ہوں (۳) اہلِ میقات یعنی میقات کے علاقے میں رہنے والے (۴) اہلِ آفاق یعنی میقات سے باہر دنیا کے مختلف ملکوں میں رہنے والے

اہل حرم کے احکام: (۱) یہ لوگ عمرہ کا احرام، حدود حرم سے باہر جا کر حل کے علاقے سے باندھیں، اس کے لئے تنعیم قریب ترین حل ہے جو حرم مکی سے تقریباً چھ/سات کیلومیٹر پر واقع ہے، جہاں شاندار مسجد عائشہ بنی ہوئی ہے۔

(۲) یہ لوگ اپنے کام کاج کی غرض سے یا ویسے ہی حل کے علاقے میں آئیں تو واپسی میں حرم میں داخل ہونے کے لئے ان پر احرام باندھنا ضروری نہیں؛ ہاں اگر عمرہ کا ارادہ ہو تو پھر احرام باندھ کر آئیں گے۔

(۳) یہ لوگ اگر کسی غرض سے میقات سے باہر چلے جائیں اور واپسی میں ان کا ارادہ براہِ راست حرم میں آنے کا ہو تو احرام باندھ کر آنا، ان پر ضروری ہوگا۔

اہل حل کے احکام: (۱) یہ لوگ بے احرام حدود حرم میں داخل ہو سکتے ہیں، ہاں اگر عمرہ یا حج کا ارادہ ہو تو پھر احرام باندھ کر آنا ان پر ضروری ہوگا (۲) یہ لوگ اگر میقات سے باہر چلے جائیں پھر واپس اپنے مقام کو آنا ہو تو میقات سے احرام باندھنا ان پر ضروری نہیں (۳) ہندوستان یا دیگر ممالک سے، کسی کا ارادہ جدہ یا حل کے کسی علاقے میں اپنے عزیز سے ملاقات یا کسی ہوٹل میں قیام کا ہو پھر وہاں سے حسبِ فرصت وموقع، عمرہ کرنے کا ہو تو اس پر اپنے ملک سے احرام باندھ کر جانا ضروری نہیں بلکہ جدہ یا حل سے جب بھی عمرہ کا ارادہ بنے تو وہیں سے احرام باندھ لے۔

اہل میقات کے احکام: اہلِ حل کے جو احکام ہیں اہل میقات کے احکام بھی وہی ہیں۔

اہل آفاق کے احکام: (۱) ہندوستان یا دیگر ممالک سے اگر ان کا ارادہ براہِ راست حرم میں پہنچنے کا ہو؛ جدہ میں اپنے کسی عزیز یا ہوٹل میں قیام کا نہ ہو تو پھر ان پر اپنے گھر سے یا کم ازکم

میقات سے پہلے پہلے احرام کا باندھ لینا ضروری ہے۔(۲) اگر کوئی آفاقی شخص میقات سے بغیر احرام کے گزر گیا اور آگے کسی جگہ عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کے افعال بھی شروع کر دیا مثلاً طواف کا ایک چکر کر لیا تو اب ایسے شخص پر بغیر احرام میقات سے گزرنے کی وجہ سے ایک دم لازم ہو جائے گا، ہاں اگر ابھی اس نے عمرہ کے افعال شروع نہیں کئے اور دوبارہ میقات پر آ کر نیت وتلبیہ پڑھ لے تو دم ساقط ہو جائے گا۔

میقات کا بیان: اللہ کے رسول ﷺ نے چھ میقات کی نشاندہی فرمائی ہے (۱) ذوالحلیفہ: یہ اہل مدینہ اور اس طرف سے آنے والوں کی میقات ہے (۲) حجفہ: یہ اہلِ شام؛ مصر وافریقہ سے آنے والوں کی میقات ہے (۳) قرن المنازل: یہ اہلِ نجد اور ہوائی سفر کے ذریعہ پہونچنے والے ہندوستان پاکستان بنگلہ دیش والوں کی میقات ہے (۴) یلملم: یہ اہلِ یمن اور بحری سفر کے ذریعہ پہونچنے والے ہندوستان پاکستا

ن اور بنگلہ دیش والوں کی میقات ہے (۵) ذات عرق : یہ اہل
عِراق وایران اور اس طرف سے آنے والوں کی میقات ہے
(٦) وادیٔ عقیق : یہ اہل مدائن اور اس طرف سے آنے والوں
کی میقات ہے (انوار مناسک :۲۴۱)

عمرہ کے ممنوع ایام : (۱) ایام حج (۹/ ۱۰/ ۱۱/ ۱۲/ ۱۳)
میں حاجی اور غیر حاجی دونوں کے لئے عمرہ کرنا منع ہے، لہذا اگر
کوئی انہی ایام میں عمرہ کا احرام باندھے اور انہی ایام میں عمرہ
بھی کر لے تو اس پر جرمانہ میں ایک دم لازم ہوگا (۲) اہل حرم
واہل حل جو اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہیں ؛ ان کے لئے حج
کے مہینوں (شوال ؛ ذوالقعدہ اور ذولحجہ کے تیرہ دن) میں عمرہ کر
نا مکروہ ہے اور اگر اس سال حج کا ارادہ نہ ہو تو ایام حج کو چھوڑ کر
کبھی بھی عمرہ کر سکتے ہیں۔

عمرہ کے افعال : عمرہ کے افعال صرف چار ہیں (۱) احرام باندھنا
(۲) طوافِ عمرہ کرنا (۳) عمرہ کی سعی کرنا (۴) حلق یا قصر کرنا۔

(۱)احرام باندھنا:

احرام میں داخل ہونے کے لیے دل سے نیت کرنا اور تلبیہ یعنی
لَبَّیْکَ اللّٰھمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیْکَ، إنَّ الحَمْدَ و النِعْمَةَ لَکَ و المُلْکُ، لا شَرِیکَ لَکَ
کہنا ضروری ہے۔ احرام باندھنے کا سنت طریقہ ہے کہ اول حجامت بناؤ، جسم کی صفائی ستھرائی کرو، اس کے بعد احرام کی نیت سے غسل کرلو یا کم از کم وضو کرلو اور سلے ہوئے کپڑے نکال دو، ایک لنگی اور ایک چادر اوڑھ لو، ہلکی خوشبو لگاؤ، اس کے بعد دو رکعت نفل احرام کی نیت سے پڑھو، پہلی رکعت میں ''**قُلْ یَاأَیُّھَا الْکَافِرُونَ** ''اور دوسری رکعت میں ''**قُلْ ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ**'' پڑھو، احرام کی نماز میں دونوں مونڈھے ڈھکے ہوئے ہونے چاہئے، سیدھے مونڈھے کا کھلا رکھنا صرف طواف میں سنت ہے، باقی جگہوں میں نہیں، احرام کی دو رکعت نفل سے فارغ ہونے کے بعد قبلہ رخ بیٹھ کر عمرہ کی نیت کرو، چنانچہ

زبان سے یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْ ھَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّی

اے اللہ! میں عمرہ کرنا چاہتا ہوں اس کو سہل فرما دے اور قبول فرما لے۔

اس کے بعد بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھے، اس کے بعد درودِ شریف پڑھے، اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے، تلبیہ کے بعد یہ دعاء مستحب ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ رِضَاکَ وَ الْجَنَّۃَ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَ النَّارِ

اے اللہ! میں آپ سے آپ کی خوشنودی اور جنت کا طلبگار ہوں اور آپ کے غصہ اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔

نیت کرنے اور تلبیہ پڑھ لینے کے بعد احرام بندھ گیا، اب ان چیزوں سے بچو جن کا کرنا احرام باندھ لینے کے بعد منع ہے۔

(۲) طوافِ عمرہ کرنا:

طواف کا طریقہ: طواف کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ ہونے کی حالت میں حجر اسود سے دو قدم پہلے طواف کی نیت کرے پھر حجر اسود کے بالکل مقابل میں آجائے (آج کل حجرِ اسود کے مقابل ہری لائٹ لگی ہوئی ہے، اسے اپنی پشت کی سیدھ میں کر لینے سے حجرِ اسود کے مقابل ہوجاتا ہے) اور اس کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ اس طرح کانوں تک اٹھائے جس طرح نماز کے لیے اٹھاتے ہیں اور ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

اس کے بعد ہاتھ چھوڑ کر دوبارہ کندھوں سے ذرا اوپر ہاتھ اٹھائے اور اپنی ہتھیلیوں سے حجرِ اسود کی جانب اشارہ کرے پھر ہاتھوں کا بوسہ لے لے اور طواف شروع کردے، طواف میں حطیم کے حصہ کو بھی شامل رکھے، جب ایک پھیرا مکمل

ہوجائے تو اشارہ سے حجرِ اسود کا بوسہ دے، کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائے ، کانوں تک ہاتھ صرف پہلی بار اٹھائے جاتے ہیں، اسی طرح سات چکر پورا کرے ، ساتواں چکر پورا کرنے کے بعد پھر اشارہ سے حجر اسود کا بوسہ دے، اس طریقہ سے چکر تو سات ہوں گے ،مگر بوسے آٹھ ہوں گے، بس طوافِ عمرہ پورا ہو گیا، طواف کے بعد دو رکعت واجب الطواف پڑھے، مسجدِ حرام کے کسی بھی حصہ میں؛ لیکن بہتر یہ ہے کہ مقامِ ابراہیم کے پیچھے پڑھے، مقامِ ابراہیم کے قریب میں بہت بھیڑ ہوتی ہے اور نماز میں دھکم پیل ہوتی ہے؛ اس لیے مقامِ ابراہیم سے کچھ ہٹ کر پڑھ لے پھر آبِ زم زم خوب پیئے اور خوب دعا کرے

نوٹ :(ا) شروع کے تین پھیروں میں ذرا اکڑ اکڑ کر چلے اور پورے سات پھیروں میں سیدھے مونڈھے کو کھلا رکھے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ احرام کی اوپر والی چادر کو سیدھے مونڈھے کے بغل سے نکال کر بائیں مونڈھے کے اوپر ڈال لے۔

نوٹ :(۲) طواف کے دوران کعبۃ اللہ کی طرف سینہ اور پیٹھ نہ کرے، دورانِ طواف کعبۃ اللہ کو بھی نہ دیکھے؛ بلکہ نظریں جھکا کر سامنے کی طرف چلتا رہے اور تلبیہ بھی نہ پڑھے، طواف کے دوران قرآن شریف پڑھنے کے مقابلے میں دعائیں اور ذکرواذکار میں مشغول رہنا زیادہ بہتر ہے،

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور دیگر مسنون دعائیں پڑھتا رہے۔

نوٹ:(۳) احرام کی حالت میں ہو تو کعبۃ اللہ کے دیوار اور غلاف کو ہاتھ نہ لگائے کیوں کہ اس میں خوشبو لگی ہوتی ہے جو احرام کی حالت میں ممنوع ہے۔

نوٹ : (۴) دورانِ طواف وضو ٹوٹ جائے یا جماعت کھڑی ہو جائے تو طواف چھوڑ دے پھر وضو کر کے اور نماز سے فارغ ہو کر جہاں سے چھوڑا تھا وہاں سے طواف مکمل کر لے،

مثال کے طور پر چار چکر کیا تھا تو باقی تین چکر نیا وضو کر کے اور نماز پڑھ کر مکمل کر لے اور اگر درمیانِ چکر یہ صورت پیش آئی تو اس چکر کو حجر اسود سے دہرا لے۔(انوارِ مناسک: ۳۸۰)

نوٹ:(۵) اگر عصر کے بعد طواف کیا ہے تو بعض اکابر علمائے احناف کے نزدیک نمازِ واجب الطواف نمازِ عصر کے بعد بھی پڑھی جا سکتی ہے؛ لیکن بہتر یہ ہے کہ مغرب کے فرض پڑھنے کے بعد اس کو ادا کیا جائے۔(انوارِ مناسک: ۳۸۸)

اہم مسئلہ: معذور شخص جس کا وضو نہ ٹھہرتا ہو بلکہ اس کے پیشاب کے قطرات مسلسل گرتے رہتے ہوں یا عورت کو بیماری کا خون مسلسل بہتا رہتا ہو یا کسی کو مسلسل ریح خارج ہوتی رہتی ہو تو شرعاً ایسے لوگوں کے لئے اتنی گنجائش ہے کہ وہ ایک نماز کا وقت شروع ہونے پر وضو کر لیں پھر اس وضو سے وقت ختم ہونے تک جس قدر نمازیں، طواف اور تلاوت کرنا چاہیں کر لیں خواہ ان کا عذر جاری ہو؛ ہاں جب اس نماز کا وقت ختم

ہوجائے تو ان کا وضو بھی ختم ہوجاتا ہے اور نیا وضو کرنا ضروری ہوتا ہے۔

(۳) سعی کرنا: سعی کا طریقہ یہ ہے کہ طواف سے فارغ ہونے کے بعد دوگانہ طواف پڑھ کر حجر اسود کا اشارہ سے بوسہ دے پھر صفا کو آجائے اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے حمد وثناء کرے، اللہ اکبر اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ تین تین دفعہ پڑھے پھر درودِ شریف پڑھے اور اپنے لیے اور دوسروں کے لیے دعائیں مانگے پھر ذکر کرتا ہوا اور دعائیں مانگتا ہوا مروہ کی طرف چلے، خاص طور پر اس دعا کا ورد کرے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَنْ مَا تَعْلَمْ
اِنَّکَ اَنْتَ الْأَعَزُّ الْاَکْرَمْ

چلتے چلتے جب سبز لائٹ والا حصہ آجائے تو مرد آدمی اس حصہ میں ہلکے انداز سے دوڑے پھر عام رفتار سے چلتے ہوئے مروہ پر آجائے اور مروہ پر بھی بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑا

ہوجائے اورخوب ذکرودعا کرے، یہ ایک چکر مکمل ہوگیا پھر مروہ سے صفا کی طرف جائے تو دوسرا چکر مکمل ہوجائے گا، اس طریقہ سے سعی کا پہلا چکر صفا سے شروع ہوتا ہے اور ساتواں چکر مروہ پر جا کر ختم ہوجاتا ہے۔

نوٹ: (۱) عمرہ کرنے والا سعی میں تلبیہ نہ پڑھے۔

نوٹ: (۲) سعی میں پاک اور باوضو ہونا ضروری نہیں صرف مستحب ہے۔

نوٹ: (۳) سعی کے دوران اگر نماز کھڑی ہوجائے تو جماعت میں شامل ہوجائے بعد میں باقی پھیرے مکمل کرلے۔

(۴) حلق یا قصر کرنا:

عمرہ وحج کرنے والے کے لیے قصر کے مقابلے میں حلق (مکمل سر منڈانا) افضل ہے، تاہم اگر قصر کرانا چاہتا ہو تو ضروری ہے کہ ایک پوروے یعنی ایک انچ کے برابر بال، مکمل سر یا چوتھائی سر سے کاٹے؛ لہذا اگر کسی کے سر پر اتنے چھوٹے

چھوٹے بال ہیں کہ ایک پوروے کی مقدار پوری نہیں ہوتی تو اس کے لیے حلق کرانا ہی ضروری ہے، بعض لوگ اِدھر اُدھر سے تھوڑے تھوڑے بال کاٹ لیتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ حلال ہوگئے؛ یاد رکھئے اس طرح کرنے سے آدمی احرام سے باہر نہیں نکلتا بلکہ شرعی طریقہ کے مطابق حلق یا قصر کرانے ہی سے نکلتا ہے۔

نوٹ: (۱) بار بار عمرہ کرنے کی وجہ سے سر پر اگر بال موجود نہ بھی ہوں تب بھی استرا پھیرنا واجب ہے۔

نوٹ: (۲) عورتوں کے لیے قصر ہی کا حکم ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ عورتیں اپنی چوٹی کے تمام بال نیچے سے ملا کر پکڑ لیں پھر ایک پوروے کے بقدر کاٹ لیں۔

نوٹ: (۳) حلق یا قصر حدود حرم میں کرانا ضروری ہے، بعض لوگ جدہ یا حرم سے باہر کسی جگہ جا کر حلق یا قصر کراتے ہیں؛ ایسا کرنا درست نہیں؛ اس سے دم لازم ہوجاتا ہے۔

نوٹ: (۴) عمرہ کے تمام افعال ادا کر چکا ہو اور صرف حلق یا قصر کرانا باقی ہو تو اپنا سر خود بھی مونڈھ سکتا ہے اور اپنا حلق کرنے سے پہلے دوسرے شخص کا حلق یا قصر بھی کر سکتا ہے، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ (معلم الحجاج: ۱۷۴)

عمرہ کے ضروری مسائل: (۱) کثرت عمرہ کے مقابلہ میں کثرتِ طواف زیادہ افضل و باعث ثواب ہے؛ تاہم اگر بار بار عمرہ کرنا ہو تو مسجد عائشہ سے احرام باندھ کر عمرہ کیا جا سکتا ہے؛ عمرے کے ختم پر سر پر اُسترا پھیرنا واجب ہے خواہ بال ہوں یا نہ ہوں۔

(۲) اپنے کسی مرحوم یا موجود دوست و رشتہ دار کو ثواب پہنچانے کے لئے طواف و عمرہ کیا جا سکتا ہے۔

(۳) ایک عمرہ کا طواف و سعی کیا مگر حلق کئے بغیر دوسرے عمرے کا احرام باندھ لیا تو اس پر ضروری ہے کہ وہ اس دوسرے عمرے کو مکمل کر لے پھر دونوں عمروں کا حلق ایک ساتھ کرا لے؛ اس صورت میں ایک دم بھی لازم ہوگا؛ دو احراموں کو جمع کرنے

کی وجہ سے اور اگر اس نے دوسرے عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد اس کو شروع کرنے سے قبل؛ پہلے والے عمرے کا حلق کرالیا تو اب دو دم لازم ہو جائیں گے؛ ایک تو احرام کی حالت میں بال مونڈانے کی وجہ سے اور دوسرا دم؛ دو احراموں کو جمع کرنے کی وجہ سے۔

(۴) حیض ونفاس یا جنابت کی حالت میں طواف عمرہ کیا یا مکمل یا ایک چکر بے وضو کیا یا طوافِ عمرہ کا ایک چکر چھوڑ دیا تو دم لازم ہوگا؛ لیکن اگر احرام کھولنے سے قبل اس طواف کا اعادہ کرلیا یا چھوٹے ہوئے چکر کو وضو کر کے مکمل کرلیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

(۵) عمرہ میں طوافِ وداع واجب یا مسنون نہیں بلکہ صرف نفل اور مستحب ہے۔

(٦) ناپاک کپڑوں میں کسی بھی قسم کا طواف کرنے سے دم لازم نہیں ہوتا مگر ایسا کرنا مکروہ اور خلافِ ادب ہے۔

محصر کا حکم: کسی نے اپنے ملک سے عمرہ کا احرام باندھا مگر اس کے بعد سخت بیمار ہو گیا یا کوئی ایسی رکاوٹ پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے سفر ممکن نہیں تو اس کو چاہیئے کہ حدودِ حرم میں اپنی طرف سے قربانی کرائے؛ قربانی کے بعد اس کا احرام خود بخود کھل جائے گا لیکن بہتر یہ ہے کہ سر بھی منڈا لے لیکن اگر اس کا جان پہچان کا کوئی شخص مکہ معظّمہ میں موجود نہ ہو اور حدود حرم میں قربانی کرانا ممکن نہ ہو تو پھر اپنی جگہ بھی قربانی کر کے حلال ہونے کی گنجائش ہے؛ یہ گوشت فقراء میں بانٹ دے (کتاب المسائل ۲/ ۳۸۲)

دو اہم مسائل

مناسکِ حج سے متعلق دو مسئلے ایسے ہیں جن پر حجاجِ کرام کے درمیان گرما گرم بحثیں؛ بلکہ کبھی کبھی لڑائی جھگڑے بھی کھڑے ہو جاتے ہیں، ان کے بارے میں معلومات ہونا ضروری ہے۔

(۱) قصر یا مکمل نماز پڑھنے کا مسئلہ

مکہ منی و مزدلفہ و عرفات میں چار رکعت والی نمازیں قصر کرتے ہوئے صرف دو رکعت پڑھیں گے یا مکمل چار رکعت پڑھیں گے، اس سلسلہ میں مضبوط بات یہ ہے کہ مکہ معظّمہ پہنچنے کے بعد اگر حاجی کا قیام، مکہ، منی، مزدلفہ سب میں ملا کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کا ہو رہا ہے تو وہ مکہ، منی، عرفات و مزدلفہ ان سب جگہوں میں مکمل نماز پڑھے گا اور شریعت کی نظر میں وہ مقیم کہلائے گا مسافر نہیں۔

میدانِ عرفات میں مسجد نمرہ کا امام مسافر ہوتا ہے اور وہ ظہر و عصر کی نمازیں دو دو رکعت پڑھاتا ہے اگر مقیم حاجی اس کی اقتداء میں نماز پڑھیں تو وہ امام کے ساتھ سلام نہ پھیریں؛ بلکہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوری کھڑے ہو کر بغیر قرأت کے باقی دو دو رکعت رکوع و سجدہ کے ساتھ مکمل کرلیں پھر سلام پھیریں۔

دیگر علماء، منیٰ و مزدلفہ کو مکہ کا محلہ نہیں مانتے، اس لیے ان کا فتویٰ یہ ہے کہ اگر کسی حاجی کو منیٰ روانہ ہونے سے قبل مسلسل پندرہ دن یا اس سے زیادہ، مکہ معظّمہ میں ٹھہرنے کا موقع ملا تو وہ مقیم ہے اور مکمل نماز پڑھے گا اور اگر مکہ میں پندرہ روز سے کم ٹھہرنے کا موقع ملا اگرچہ منیٰ و مزدلفہ میں قیام کے دنوں کو ملا لیا جائے تو پندرہ دن ہو جاتے ہیں، تب بھی ان علماء کے نزدیک ایسا شخص مسافر ہے اور وہ اپنی نمازوں میں قصر کرے گا، اگر کوئی حاجی اس کے مطابق عمل کرتا ہو تو اس سے

الجھنے اور بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔

نوٹ: اگر مکہ اور مدینہ میں امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو مکمل نماز پڑھے، اسی طرح منی، مزدلفہ اور عرفات میں مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو بھی مکمل نماز پڑھے۔

(۲) میدانِ عرفات میں ظہر وعصر کو اکٹھے پڑھنے کا مسئلہ

میدانِ عرفات میں جو لوگ مسجدِ نمرہ کے امام کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں وہ تو ظہر وعصر کو ملا کر ظہر کے وقت میں پڑھ لیتے ہیں؛ لیکن جن کو وہاں شریک ہونے کا موقع نہیں ملا اور اکثر حجاج کو ہجوم کی وجہ سے موقع نہیں ملتا اور وہ اپنے خیموں ہی میں نماز پڑھ لیتے ہیں تو وہ اس ظہر وعصر کی نماز کو کیسے پڑھیں؟

اس بارے میں ایک فتوی یہ ہے کہ خیمہ میں بھی تنہا یا جماعت سے نماز پڑھنے کی صورت میں ظہر وعصر کو اکٹھا کر کے ظہر ہی کے وقت میں پڑھ لیں، پھر دعا وذکر میں مشغول ہو جائیں۔

لیکن بہت سارے علماء کا کہنا ہے کہ خیمہ میں نماز پڑھنے کی صورت میں ظہر کو ظہر کے وقت پڑھے اور عصر کو عصر کے وقت آنے پر پڑھے، اس مسئلہ پر بھی بحث ومباحثہ نہ کیا جائے جس کو جن علماء کی رائے پسند ہو اس پر عمل کرلے۔

نوٹ: منیٰ کے قیام کے ایام میں اگر جمعہ آجائے تو وہاں جمعہ پڑھا جاسکتا ہے؛ البتہ میدانِ عرفات میں قائم نہیں کیا جاسکتا۔

زیارتِ مدینہ منورہ

حج سے فراغت کے بعد سب سے افضل اور بڑی سعادت سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت ہے، حدیثِ شریف میں آیا ہے: جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوئی (شعب الایمان) ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص حج کو جائے پھر میری موت کے بعد میری قبر کی زیارت کرے تو اس کی فضیلت ایسی ہے جیسے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (مشکوۃ شریف)

جب مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہو جائے تو راستہ میں کثرت سے درود وسلام پڑھتا جائے اور اس میں مستغرق و منہمک رہے، اپنے خیالات و توجہات کو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یکسو کر لے جب مدینہ

منورہ کے قریب پہنچ جائے تو یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ رَسُولِکَ فَاجْعَلْ دُخُولِیْ وِقَایَۃً مِنَ النَّارِ وَاَمَاناً مِنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ“

اے اللہ یہ تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حرم پاک ہے، اس حرم مقدس کو میرے لیے جہنم سے خلاصی کا ذریعہ بنادے او راس کو میرے لیے جہنم کے عذاب اور برے حساب سے حفاظت کا ذریعہ بنادے۔

جب مدینہ منورہ پہنچ جائے تو غسل کرلے اور نئے صاف ستھرے کپڑے پہن لے اور بڑے ادب و احترام کے ساتھ مسجدِ نبوی میں داخل ہوجائے، داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

”بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ“

اس دعا کو پڑھتے ہوئے نہایت عاجزی و انکساری

اور خشوع و خضوع کے ساتھ مسجد میں داخل ہو جائے، اگر مکروہ وقت نہ ہو اور فرض کی جماعت نہ چل رہی ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھ لے اور دعا کر لے، دعا سے فارغ ہونے کے بعد نہایت ادب کے ساتھ قبر شریف کی جالی سے کچھ فاصلہ پر اس طرح کھڑا ہو جائے کہ اپنی پیٹھ قبلہ کیطرف ہو اور چہرہ قبر مبارک کی طرف ہو، اس کے بعد حضورِ قلبی کے ساتھ ان الفاظ میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ وُلْدِ آدَمَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ
یَا رَسُولَ اللّٰہ اِنِّی اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہ لَا شَرِیْکَ لَہ وَ اَشْھَدُ اَنَّکَ عَبْدُہ وَ رَسُولُہ،

وَاَشْھَدُ اَنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّ سَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَوَ نَصَحْتَ الْاُمَّۃَو کَشَفْتَ الْغُمَّۃَ فَجَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا خَیْرًاجَازَاکَ اللّٰہُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازٰی نَبِیّاًعَنْ اُمَّتِہ

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ سَیِّدَنَا عَبْدَکَ وَرَسُوْلَکَ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًاًمَحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَّعَدْتَّہ

وَاَنْزِلْہُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ اِنَّکَ سُبْحَانَکَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

درود و سلام سے فارغ ہونے کے بعد آپ علیہ السلام کے وسیلہ سے اللہ سے اپنی مرادیں مانگے اور اللہ سے حسنِ خاتمہ رضائے الٰہی اور مغفرت کا سوال کرے پھر اس کے بعد حضورِ پاک علیہ السلام سے شفاعت کی درخواست کرے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام

پیش کرنے کے بعد سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ سے سلام پیش کرے:

السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُولِ اللّٰہِ اَبَا بَکْرِنِ الصِّدِّیْق جَزَاکَ اللّٰہُ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ خَیْراً

پھر سیدنا فاروق اعظم کی خدمت میں ان الفاظ کے ساتھ سلام پیش کرے:

السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خَیْراً

مسجد نبوی میں ریاض الجنۃ بڑی فضیلت والی جگہ اور جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے، جو شخص اس جگہ پر جا کر نماز پڑھے گا اور ذکر و عبادت میں مشغول ہوگا، اس کے لیے جنت میں جانا بالکل آسان ہو جائے گا۔

مسجد نبوی میں مسلسل چالیس نماز پڑھنے کی بھی بڑی فضیلت ہے، چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

جس شخص نے میری مسجد میں چالیس نمازیں مسلسل اس طرح پڑھیں کہ ان میں کوئی نماز نہیں چھوٹی تو اس کو تین باتوں سے برأت کا پروانہ عطا ہوتا ہے: (۱) جہنم سے (۲) عذاب سے (۳) نفاق سے (مسند احمد و طبرانی اوسط)

خواتین کے مسائل

(۱) سفرِ حج کے لئے عورت کے ساتھ کوئی نہ کوئی محرم ہونا ضروری ہے؛ نامحرم کے ساتھ سفر کرنا ممنوع اور گناہ ہے تاہم حج ادا ہو جائے گا البتہ بعض اکابر مفتیانِ کرام نے ساٹھ ستر سال کی بوڑھی عورت کو بلا محرم قابل اعتماد لوگوں کے قافلہ کے ساتھ سفر کر نے کی اجازت دی ہے لیکن چوں کہ سفر حج میں قدم قدم پر سہارے کی ضرورت پیش آتی ہے؛ اس لئے احتیاط بہر حال اس میں ہے کہ کوئی بھی عورت خواہ جوان ہو یا بوڑھی؛ وہ بغیر محرم یا بغیر شوہر کے سفرِ حج کا ارادہ نہ کرے۔

(۲) سفر حج شروع کرنے سے قبل یا مسافتِ سفر طے کرنے سے قبل شوہر کا انتقال ہو گیا تو عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنا سفر حج ملتوی کر دے اور آئندہ حج کرے، اگر عدت کے زمانہ میں سفر حج کرے گی تو حج تو ادا ہو جائے گا لیکن گنہگار ہوگی۔

(۳) مسافت سفر طے کر لینے یا ہوائی جہاز میں سوار ہوجا نے یا جدہ یا مکہ پہونچنے کے بعد شوہر کا انتقال ہوا ہے تو مختلف مجبوریوں کی بنا پر ان تمام صورتوں میں عورت کو مناسک حج ادا کرنے کی گنجائش ہے؛ تاہم وہ اس کے علاوہ عدت کی دیگر پا بندیوں کا لحاظ کرتی رہے یعنی اپنی قیام گاہ سے بے ضرورت باہر نہ نکلے اور زیب وزینت اور زیورات کا استعمال نہ کرے۔

(۴) اگر عورت حج یا عمرہ کے سفر پر روانگی کے وقت ناپا کی کے ایام میں ہو تو غسل وصفائی کے بعد اسی حالت میں نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، اس کا احرام شروع ہوجائے گا

(۵) اگر ۸/ ذوالحجہ کو مکہ معظّمہ سے منی کے لئے روانگی کے وقت عورت ناپاکی میں ہو تو اسی حالت میں صفائی وغیرہ کر کے احرام باندھ لے یعنی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے اور نفل نہ پڑھے اور منی چلی جائے پھر وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ، اور جمرا ت کی رمی سب ناپاکی کی حالت میں کرلے ،بس طواف

ِزیارت اور سعی موقوف رکھے اسے پاک ہونے کے بعد ادا
کرے۔

(٦) کوئی عورت ہندوستان سے روانہ ہوتے وقت حائضہ
ہو یا مکہ پہنچنے کے وقت عمرہ کے افعال ادا کرنے سے قبل اس کو
حیض آگیا اور دو چار دن بعد اس کا سفرِ مدینہ طے ہے تو ایسی
عورت پر لازم ہے کہ اسی احرام کی حالت میں مدینہ منورہ چلی جا
ئے اور وہاں بھی مسلسل احرام میں رہے اور ممنوعات احرام سے
بچتی رہے پھر پاک ہونے کے بعد عمرہ کرے۔

(٧) ہندوستان سے کسی عورت نے عمرہ کا احرام باندھا اور
اس کا ارادہ حِجِ تمتع کا تھا لیکن حج کا زمانہ آنے تک وہ پاک نہ ہو
سکی تو اسے چاہئے کہ اب عمرہ کا احرام کھول دے اور حج کا احرا
م باندھ لے، پھر حج کے بعد پاکی کی حالت میں عمرہ کی قضا
کرے اور پہلا احرام؛ عمرہ کئے بغیر کھولنے پر ایک دم بھی دے
،البتہ اس صورت میں چوں کہ اس کو حج سے قبل عمرہ کا موقع نہیں

ملا؛ اس لئے اس کا حج، حجِ افراد ہوا حجِ تمتع نہیں لہٰذا اس پر دمِ تمتع لازم نہیں۔

ہاں اگر اس عورت نے حج سے قبل ایک عمرہ ادا کرلیا تھا پھر ناپاکی کی یہ صورت دوسرے عمرے میں پیش آئی ہے تو ایسی عورت پر دو دم لازم ہوں گے ایک تو عمرہ کئے بغیر احرام کھولنے کی بنا پر اور دوسرا دم تمتع۔

خواتین کو یہ ہمدردانہ مشورہ ہے کہ اگر حج کا زمانہ بالکل قریب ہو اور ان کے ایام شروع ہونے کا قوی اندیشہ ہو تو پھر میقات سے صرف حجِ افراد کا احرام باندھیں، حج تمتع یا قران نہ کریں تا کہ بعد میں کوئی تنگی پیش نہ آئے۔

(۸) کسی عورت نے حیض شروع ہونے سے قبل؛ حیض روکنے والی دوا کا استعمال کیا جس کی وجہ سے ایام عادت میں بالکل حیض نہیں آیا تو وہ عورت پاک کہلائے گی اور اس دوران اس کا طواف وغیرہ کرنا سب معتبر و درست رہے گا ؛ اسی طرح

دوا استعمال کرنے کے بعد ایام عادت میں خون تو آیا مگر تین دن سے کم پھر بالکل بند ہو گیا تو اس صورت میں بھی وہ عورت مسلسل پاک کہلائے گی اور اگر تین دن سے زیادہ لگا تار یا وقفہ وقفہ جاری رہا تو عورت ناپاک شمار ہو گی۔

(۹) کسی عورت نے حیض شروع ہونے کے بعد تین دن سے پہلے دوا کھا کر حیض روک لیا لیکن بعد میں دس دن کے اندر اندر پھر خون آ گیا تو وہ مسلسل ناپاک ہی شمار ہو گی اور اگر دوا کھانے کے بعد حیض بالکل نہیں آیا تو اس صورت میں وہ عورت پاک شمار ہو گی (انوارِ مناسک ۳۴۸)

(۱۰) احرام کی حالت میں عورت کسی بھی رنگ کا سلا ہوا کپڑا پہن سکتی ہے صرف چہرے پر کوئی کپڑا لگنے نہ دے، اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ عورت احرام کے وقت نقاب کے اندر ایک ہیٹ (HAT) سر پر لگا لے تا کہ پردہ بھی ہو جائے اور نقاب کا کپڑا چہرے پر بھی نہ لگے۔

(۱۱) احرام کی حالت میں عورت زیور پہن سکتی ہے، دستانے پہنے کی بھی اجازت ہے مگر پسندیدہ نہیں ہے؛ ہتھیلی پر مہندی لگانے کی اجازت نہیں اگر لگائے گی تو دم لازم ہوگا۔

(۱۲) بحالتِ احرام بدن کی جوں مارنا یا انہیں بدن سے جدا کرنا ممنوع ہے؛ اگر دو تین جوں ماریں تو تھوڑا بہت جو چاہے مثلاً ایک مٹھی گیہوں صدقہ کردے اور اگر تین سے زیادہ جوؤں کے ساتھ ایسا کیا تو صدقہ فطر واجب ہوگا۔

(۱۳) عورت تلبیہ آہستہ آواز سے پڑھے کہ کوئی اجنبی نہ سن سکے طواف کے دوران عورت نہ رمل (جھپٹ کر چلنا) کرے گی اور نہ اضطباع (کندھا کھول کر چادر نکالنا) کرے گی، صفا مروہ کی سعی کرتے ہوئے سبز لائٹوں والے حصہ میں نہیں دوڑے گی، عورت کے لئے احرام سے نکلتے وقت سر کے بالوں کو مونڈنا جائز نہیں بلکہ وہ صرف ایک انچ کے بقدر ہی بال، چوٹی کے نیچے سے ملا کر کاٹ لے گی۔

(۱۴) طواف کے دوران کسی عورت کو حیض آ گیا تو فوراً طواف روک دے اور پاک ہونے کے بعد اس طواف کی قضا کرے اور اگر طواف پاکی کی حالت میں کیا لیکن سعی کے دوران حیض آنے لگا تو سعی مکمل کر لے۔

(۱۵) بھیڑ کی وجہ سے عورت کیلئے وقوف مزدلفہ چھوڑنے کی اجازت ہے مگر کر لینا اچھا ہے، اسی طرح واپسی کا وقت آ گیا اور حیض شروع ہو گیا تو طوافِ وداع بھی معاف ہے، اسی طرح کوئی عورت حیض کی وجہ سے ایام نحر (۱۰/ ۱۱/ ۱۲) میں طوافِ زیارت نہ کر سکی، ۱۲/ ذی الحجہ کے غروب کے بعد کسی وقت کر لی تو اس پر تاخیر کی وجہ سے کوئی دم نہیں، تاہم اگر کوئی عورت ۱۲/ ذی الحجہ کو آفتاب غروب ہونے سے اتنی دیر پہلے پاک ہو گئی جتنے میں غسل کر کے حرم شریف پہنچ کر پورا طواف یا چار پھیرے ادا کر سکتی تھی مگر اس نے ایسا نہیں کیا تو اس پر دم (بکرا) لازم ہوگا۔ (انوارِ مناسک: ۳۴۲)

(۱۶) اگر کوئی عورت حیض کی وجہ سے طوافِ زیارت نہ کرسکی اور حج کے فوراً بعد؛ اس کی اپنے قافلہ کے ساتھ وطن واپس ہونیکی تاریخ مقرر ہے اور مزید رکنے کی کوئی شکل نہیں ہے تو اگر وہ اسی حالت میں پیمپر (PAMPER) باندھ کر طواف زیارت کرلے تو اس کا طواف زیارت ادا ہوجائے گا اور ازدواجی تعلقات اس کے لئے حلال ہوجائیں گے لیکن بحالتِ ناپاکی طواف زیارت کرنے کی وجہ سے اس پر اونٹ یا گائے کی قربانی حدودحرم میں کرنی لازم ہوگی، تاہم اگر وہ قربانی سے قبل کبھی بھی پاکی کی حالت میں اس طواف کو دہرائے گی تو قربانی اس سے ساقط ہوجائے گی۔

(۱۷) اگر کوئی عورت عمرہ کا احرام باندھ کر اپنے وطن سے مکہ پہنچی مگر عمرہ کے افعال شروع کرنے سے پہلے ہی اس کو حیض آگیا اور واپسی کی تاریخ سے قبل پاک ہونے کا امکان نہیں ہے اور نہ ہی پاک ہونے تک سفر کو ملتوی کرنا؛ اس کے بس میں ہے

تو ایسی عورت اس حیض کی حالت میں افعال عمرہ کر کے حلال ہوجائے اور جرمانہ میں ایک بکرا دے دے ۔(فتاویٰ دار العلوم زکریا:۳/۴۳۰)

حج کی دعائیں

۱ کثرت سے تلبیہ پڑھتا رہے

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ، لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ،
إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ

عمرہ کے احرام میں طواف شروع کرنے تک اور حج کے احرام میں دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کرنے تک تلبیہ پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھے۔

۲ حدودِ حرم میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَأَمْنُکَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ عَلٰی النَّارِ وَآمِنِّيْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ أَوْلِیَائِکَ وَأَھْلِ طَاعَتِکَ

۳ مسجدِ حرام میں داخل ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

۴ بیت اللہ شریف پر پہلی نظر کی دعا

تین تین دفعہ اللہ اکبر اور لاالٰہ الا اللہ پڑھ کر یہ دعا پڑھے

اللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ, وَمِنْکَ السَّلَامُ, فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ
اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیفًا وَتَعْظِیمًا, وَمَھَابَۃً, وَزِدْ مَنْ
حَجَّهُ, أَوِ اعْتَمَرَهُ تَكْرِیمًا, وَتَشْرِیفًا, وَتَعْظِیمًا وَبِرًّا

بیت اللہ شریف پر پہلی نظر کی دعا خاص طور پر مقبول ہوتی ہے، امامِ اعظم ابو حنیفہؒ نے ایک بندہ کو اس موقع پر مستجاب الدعا بننے کی دعا کرنے کی تلقین فرمائی تھی، تاکہ آئندہ جب بھی یہ ہاتھ اٹھائے تو قبولیت نصیب ہو (طحطاوی علی المراقی)

۵ طواف شروع کرنے کی دعا

حجرِ اسود کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے جس طرح نماز کے لئے اٹھاتے ہیں (کانوں کے برابر) پھر یہ دعا پڑھے

بِاسْمِ اللهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ، اَللّٰھُمَّ إِیمَاناً بِکَ،

وَتَصۡدِيقاً بِكِتابِکَ، وَوَفاءً بِعَهۡدِك، وَاتِّباعاً لِسُنَّةِ نَبِيِّکَ صَلّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ

نوٹ: طواف کے ہر پھیرے کے شروع میں حجرِ اسود کے پاس یہ دعا پڑھ لینا مستحب ہے

٦ شروع کے تین چکروں کے دوران پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِجۡعَلۡهُ حَجّاً مَبۡرُوراً، وَذَنۡباً مَغۡفُوراً، وَسَعۡياً مَشۡكُوراً.

٧ باقی چار چکروں میں پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاعۡفُ عَمَّا تَعۡلَمۡ، إِنَّكَ أَنۡتَ الۡاَعَزُّ الأَكۡرَم، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِيۡ الدُّنۡيَا حَسَنَةً، وَفِيۡ الۡآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

٨ صفا پر چڑھتے وقت کی دعا

طواف سے فارغ ہوکر مسجدِ حرام سے نکلنے کے بعد صفا کی پہاڑی پر چڑھتے وقت یہ دعا پڑھے

بِسۡمِ اللهِ اَبۡدَأُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهِ اِنَّ الصَفَا وَ الۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَائِرِ اللهِ

۹ صفا پر چڑھنے کے بعد کی دعا

بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہو کر تین دفعہ یہ دعا پڑھے

اَللّٰہُ أَکْبرُ، اَللّٰہُ أَکْبرُ، اللہُ أَکْبرُ، وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ، لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ اللّٰہُ أَکْبَرُ عَلٰی مَا هَدَانَا، وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا أَوْلَانَا، لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ، وَ لَہُ الْحَمْدُ، یُحْیِي وَ یُمِیْتُ، بِیَدِہِ الْخَیْرُ، وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ، لَا إِلٰہَ إِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، أَنْجَزَ وَعْدَہٗ، وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ، وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَہٗ، لَا إِلٰہَ إِلاَّ اللّٰہُ، وَ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِیَّاہُ، مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَ لَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ.

۱۰ سعی کی دعائیں

اللّٰھُمَّ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰی دِیْنِکَ۔

اللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ، وَ السَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ، وَ الْغَنِیمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ، وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى، وَالعَفَافَ، وَالْغِنٰى
اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِکَ وَشُكْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ مِنَ الخَيْرِ كُلِّهٖ، عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ۔

۱۱ میلینِ اخضرین (سبز لائٹوں کے درمیان) کی دعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ

۱۲ منیٰ سے عرفات کیلئے روانگی کی دعا

اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ، وَوَجْهَکَ الكَرِيمَ أَرَدْتُ، فَاجْعَلْ ذَنْبِي مَغْفُوراً، وَحَجِّي مَبْرُوراً، وَارْحَمْنِي وَلَا تُخَيِّبْنِي، إِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

۱۳ میدانِ عرفات کی افضل ترین دعا

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"

اس دعا کو دعائے توحید کہا جاتا ہے جسکے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ وہ سب سے بہتر دعا ہے جسکو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیائے کرام نے پڑھا ہے، علامہ نوویؒ فرماتے ہیں: حاجی یہ ذکر اور دعا خوب کثرت سے اور الحاح و زاری کے ساتھ پڑھتا رہے اور اللہ سے خوب مانگتا رہے قبولیتِ دعا کے واسطے یہ دن سال بھر کے ایام میں افضل ترین ہے، یہی دن حج کا خلاصہ اور مقصود اور رکنِ اعظم ہے، حاجی کو چاہیے کہ اس دن ذکر و دعا اور تلاوتِ قرآن میں اپنی آخری کوشش صرف کردے، دنیا و آخرت کے خیر و فلاح کی منقول و ماثور دعائیں مانگتا رہے، ہر جگہ اور ہر موقعہ پر آہ و زاری کرتا رہے، تنہا ہوکر مانگے لوگوں کو ساتھ لیکر مانگے، اپنے لئے مانگے، اپنے والدین، عزیز و اقارب دوست و احباب، اساتذہ و مشائخ اور اپنے بزرگوں سبھی کے لئے مانگے، آج کے دن کسی بھی قسم کی کوتاہی کرنے سے مکمل باز رہے، آج کے کھوئے ہوئے کی تلافی ممکن نہیں، اپنی زبان میں مانگنا آسان ہو تو اپنی زبان میں

مانگے، دعا کے شروع وختم میں حمد وصلوٰۃ ضرور پڑھے

۱۴ عرفات کی شام میں پڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِيْ نَقُوْلُ وَخَيْراً مِمَّا نَقُوْلُ، اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلَاتِيْ وَنُسُکِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَإِلَيْکَ مَآبِيْ وَرَبِّ تُرَاثِيْ، اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ، وَشَتَاتِ الْأَمْرِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهٖ الرِّيْحُ

حضرتِ علیؓ فرماتے ہیں کہ وقوفِ عرفہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو بھی بکثرت پڑھا کرتے تھے۔

۱۵ مزدلفہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ أَنْ تَرْزُقَنِيْ فِيْ ھٰذَا الْمَکَانِ جَوَامِعَ الْخَيْرِ کُلِّهٖ، وَأَنْ تُصْلِحَ شَأْنِيْ کُلَّهٗ، وَأَنْ تَصْرِفَ عَنِّيْ الشَّرَّ کُلَّهٗ، فَإِنَّهٗ لَا يَفْعَلُ ذٰلِکَ غَيْرُکَ، وَلَا يَجُوْدُ بِهٖ إِلَّا أَنْتَ.

مزدلفہ کی رات کی فضیلت شبِ قدر سے کم نہیں، تمام

رات جاگتے رہنا ، نماز ، تلاوت اور دعا میں مصروف رہنا بڑی خوش قسمتی ہے۔

۱۶ مزدلفہ میں نمازِ فجر کے بعد پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ كَمَا وَقَفْتَنَا فِيْهِ، وَأَرَيْتَنَا إِيَّاهُ، فَوَفِّقْنَا لِذِكْرِكَ كَمَا هَدَيْتَنَا، وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا كَمَا وَعَدْتَنَا بِقَوْلِكَ، وَقَوْلُكَ الْحَقّ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ

وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، وَلَكَ الْكَمَالُ كُلُّهُ، وَلَكَ الْجَلَالُ كُلُّهُ، وَلَكَ التَّقْدِيْسُ كُلُّهُ، اَللّٰهُمَّ اِغْفِرْ لِيْ جَمِيْعَ مَا أَسْلَفْتُهُ، وَاعْصِمْنِي فِيْمَا بَقِيَ، وَارْزُقْنِيْ عَمَلاً صَالِحاً تَرْضَى بِهِ عَنِّيْ يَا ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ.

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسۡتَشۡفِعُ إِلَيۡکَ بِخَوَاصِّ عِبَادِکَ ، وَأَتَوَسَّلُ بِکَ إِلَيۡکَ، أَسۡأَلُکَ أَنۡ تَرۡزُقَنِيۡ جَوَامِعَ الۡخَيۡرِ كُلِّهِ، وَأَنۡ تَمُنَّ عَلَيَّ بِمَا مَنَنۡتَ بِهِ عَلٰى اَوۡلِيَائِکَ، وَأَنۡ تُصۡلِحَ حَالِيۡ فِيۡ الۡآخِرَةِ وَالدُّنۡيَا يَاأَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ

۱۷ مزدلفہ سے منیٰ پہنچنے کے بعد پڑھنے کی دعا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِيۡ بَلَّغَنِيۡهَا سَالِماً مُعَافىً؛ اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ مِنًى قَدۡ أَتَيۡتُهَا وَأَنَا عَبۡدُکَ وَفِيۡ قَبۡضَتِکَ، أَسۡأَلُکَ أَنۡ تَمُنَّ عَلَيَّ بِمَا مَنَنۡتَ بِهِ عَلٰى أَوۡلِيَائِکَ؛ اَللّٰهُمَّ إِنِّيۡ أَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ الۡحِرۡمَانِ وَالۡمُصِيۡبَةِ فِيۡ دِيۡنِيۡ، يَاأَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ

۱۸ جمرات پر کنکریاں مارنے کی دعا

ہر کنکری کے ساتھ یہ دعا پڑھتا رہے:

بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ رَغۡمًا لِلشَّيۡطَانِ وَرِضًا لِلرَّحۡمٰنِ

۱۹ جمرات کی رمی کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡهُ حَجًّا مَبۡرُوۡرًا وَذَنۡبًا مَغۡفُوۡرًا وَسَعۡيًا مَشۡكُوۡرًا

۲۰ قربانی کی دعا

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

نوٹ: حج کی قربانی کے علاوہ؛ صاحب استطاعت حاجیوں پر عیدالاضحیٰ کی قربانی بھی لازم ہے؛ خواہ وہیں کرلیں یا اپنے ملک میں کرائیں۔

۲۱ حلق کی دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَاجْعَلْ لِیْ بِکُلِّ شَعْرَةٍ مِنْهَا نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۲۲ آبِ زمزم پینے کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَآءً مِنْ کُلِّ دَآءٍ

۲۳ ملتزم پر پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ هٰذَا بَیْتُکَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ مُبَارَکًا وَهُدًی لِلْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ

كَمَا هَدَيْتَنِيْ لَهُ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّي وَلَا تَجْعَلْ هَذَا آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِکَ وَارْزُقْنِيْ الْعَوْدَ إِلَيْهِ حَتّٰى تَرْضَى عَنِّي بِرَحْمَتِکَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

۲۴ مقامِ ابراھیم کے پاس پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَتِي، فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ، وَتَعْلَمُ حَاجَتِي فَأَعْطِنِي سُؤْلِي، وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ إِيمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ، وَيَقِينًا صَادِقًا حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيبُنِيْ إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ، وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِيْ۔

نوٹ: یہ مسائل معلم الحجاج، حج کے ضروری مسائل، کتاب المسائل اورانوارالمناسک وغیرہ سے ماخوذ ہیں اوردعائیں زیادہ ترامام نوویؒ کی ''الاذکار'' سے لی گئی ہیں۔

سفرِ حج میں ساتھ رکھنے کی چند مفید کتابیں

(۱) فضائلِ حج: شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ
(۲) دربارِ نبوت کی حاضری: مولانا مناظر حسن گیلانیؒ
(۳) سفرِ حجاز: مولانا عبدالماجد دریابادیؒ
(۴) آپ حج کیسے کریں: مولانا منظور نعمانیؒ و مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ
(۵) سوئے حرم: مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی دامت برکاتہم
(۶) معلم الحجاج: مفتی سعید احمد صاحبؒ مفتی اعظم مظاہر العلوم سہارنپور
(۷) انوارِ مناسک: مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی زید مجدھم
(۸) کتاب المسائل جلد سوم: مفتی سید سلمان منصور پوری زید مجدھم
(۹) احکامِ حج: مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰) امداد الحجاج: حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
(۱۱) حج کے ضروری مسائل: مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی
(۱۲) حرمین شریفین میں حاضری کے آداب: حکیم محمد اختر صاحبؒ
(۱۳) حج مبرور: محمد نجیب قاسمی سنبھلی زید مجدھم
(۱۴) حج سنت کے مطابق کیجئے: مفتی محمد صاحب زید مجدھم
(۱۵) تحفۃ الحجاج: مولانا مفتی محمد تجمل حسین صاحب قاسمی زید مجدھم

(یہ کتابیں بازار میں اور انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہیں)